\MD ASADULLAH\Downloads\12.11.2018.inp 12-11-2018 06:59 PAGE 1 (1,1)

امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

ہفتہ وار نقیب

پھلواری شریف پٹنہ

مدیر
مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

معاون
مولانا رضوان احمد ندوی

اس شمارہ میں

■ اللہ کی باتیں، رسول اللہ کی باتیں
■ دینی مسائل
■ مولانا احمد حسین مظاہریؒ
■ بچیوں کی تعلیم وتربیت کیسے کریں
■ مصنوعی قومی یکجہتی
■ معاشرہ میں بڑھتی بے راہ روی......
■ سیرت نبوی پر چل کر ہی انسانیت کی فلاح
■ اخبار جہاں، ہفتۂ رفتہ، ملی سرگرمیاں

جلد نمبر 56/66 شمارہ نمبر 44 مورخہ ۳ ربیع الاول ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۲ نومبر ۲۰۱۸ء روز سوموار

بین السطور

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

ناموس رسالت

پاکستان کی عدالت نے آسیہ ملعونہ کی سزائے موت کو ختم کرکے باعزت بری کرنے کا فیصلہ سنا دیا اور وہ رہا ہو کر اپنے ملک واپس چلی گئی، اس نے توہین رسالت جیسے شدید جرم کا ارتکاب کیا تھا، ناموس رسالت پر حملہ کیا تھا اور تقدیس نبوت پر کیچڑ اچھالنے جیسا گھناؤنا کام کیا تھا، چوں کہ وزیر اعظم عمران خان نیازی کا اپنا ایک موقف ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہ قادیانیوں کے ہمدرد اور عیسائیوں سے قریب ہیں، اس لیے ان کے دور میں آسیہ اپنے کرتوت کی سزا نہیں پا سکی، اس رہائی نے پاکستان میں احتجاج ومظاہرے کا لامتناہی سلسلہ شروع کر دیا ہے اور ناموس رسالت پر مر مٹنے والے ہر طرح جان کی بازی لگائے بیٹھے ہیں، فریق مخالف بھی پوری توانائی کے ساتھ میدان میں ہے، پہلا شکار پاکستان کی عظیم اور بزرگ ترین شخصیت مولانا سمیع الحق ہوئے جن کو بڑی بے دردی سے چاقو چھرے سے گوندھ کر شہادت کے منصب تک پہونچایا گیا، مولانا جمعیت علماء اسلام کے صدر تھے اور جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکورہ خٹک کے طویل زمانہ سے مہتمم، شیخ الحدیث اور وفاق المدارس الاسلامیہ کے ذمہ داروں میں تھے، مولانا کی شہادت پر جنازہ میں جو بھیڑ امڈی اور تعزیت کرنے والے جس طرح آبدیدہ ہوئے وہ ان کی عندالناس مقبولیت کی دلیل تھی اور زبان خلق کو نقارۂ خدا کہا گیا، ایسے میں ہمیں کوئی شبہ نہیں کہ وہ عنداللہ بھی مقبول تھے، اسی طرح ڈنمارک میں ایک ملعون نے کارٹون بنایا تھا تو پوری دنیا کے مسلمان سراپا احتجاج ہو گیے تھے اور ہونا انتہائی ضروری تھا، اس کے اثرات سامنے آئے۔

واقعہ یہ ہے کہ محبت رسولؐ ہمارے ایمان وعقیدہ کا حصہ ہے اور عظمت رسول ہماری وہ پونجی ہے جس سے مسلمان کسی بھی حالت میں دستبردار نہیں ہو سکتا، اس لیے کہ اس معاملہ میں ذرا سی کوتاہی اور غفلت ہمیں ایمان سے دور کر دے گی اور ہم کہیں کے نہیں رہ جائیں گے، اللہ، رسول صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم اور صحابہ کرام کے مقام ومنصب کو دو چار سر پھرے کیا ساری دنیا کی باطل طاقتوں کے لگ جانے سے بھی کچھ نہیں ہو سکتا، اللہ ورسول ہمارے کسی عمل کے محتاج نہیں ہیں، ہم جو کچھ کرتے ہیں وہ اپنے لیے کرتے ہیں، ہم خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ اسلام نہ مٹا ہے نہ مٹے گا، یہ تو قیامت تک باقی رہنے کے لیے آیا ہے، اس کی حفاظت کا وعدہ اللہ نے کیا ہے، اس لیے حالات کتنے ہی خراب ہوں، اسلام، ناموس رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کو رائی کے دانے کے برابر کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتا، البتہ ہمیں خود اپنے اعمال کا جائزہ لینا چاہیے کہ کیا قرآن کریم اور حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارا ایسا تعلق باقی ہے، جیسا تعلق صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا تھا، آج ہمیں اس تعلق کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے، واقعہ یہ ہے کہ ناموس رسالت پر ہونے والے حملے ہمارے لیے ناقابل برداشت ہیں، لیکن سنت رسول پر عمل پیرا ہونے کا جذبہ ہمارے اندر سے ختم ہو گیا ہے یا ہوتا جا رہا ہے، ہمارے تمام کاموں میں طریقہ رسول کی ان دیکھی کی جا رہی ہے، اس لیے ہمیں ناموس رسالت پر ہونے والے خارجی حملوں کو پوری قوت کے ساتھ روکنا چاہیے اور اتنی ہی قوت کے ساتھ اپنی زندگی میں اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کو داخل کرنا چاہیے۔

ربیع الاول کا مہینہ اب آیا ہی چاہتا ہے، اس مہینے سے سنت نبوی کو اپنی زندگی میں داخل کرنے کی مہم چلائی جائے، سیرت پاک پر معتبر علماء کی ولادت تا وصال پوری سیرت مبارکہ کے مطالعہ کو اپنی زندگی کی ترجیحات میں شامل کیا جائے، ہندی زبان میں سیرت پاک کے معتبر واقعات اور ان سے اخذ نتائج کو ہندی میں منتقل کرکے غیر مسلموں تک پہونچایا جائے، ممکن ہو تو ہر مسجد کے منبر ومحراب سے کم از کم پورے عشرہ اولیٰ میں ہر روز سیرت سے متعلق کسی عنوان پر خطاب کا نظم کیا جائے، احادیث مبارکہ جو خصوصی طور پر سماجی مسائل کے بارے میں ہیں ان کو سوشل میڈیا کے ذریعہ پھیلایا جائے، درود شریف کی خوب کثرت کی جائے، اس معاملہ میں بھی ہماری سستی اور بے توجہی قابل گرفت ہے، محبت رسول کا اظہار جلوس، مظاہرے کے بجائے اپنے عمل سے کیجئے اور وہی کام کیجئے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب ہے، محبوب کے نام پر کیا جانے والا ہر وہ عمل جو اسے ناپسند ہو لائق ترک ہے، اور یہی محبت کا تقاضہ ہے۔

اصل کام

ہر انسان اپنی ضروریات کے اعتبار سے تگ ودو میں لگا ہوا ہے، اسلام میں چوں کہ رہبانیت نہیں ہے اس لیے جائز حدود وقیود میں کی جانے والی سرگرمی کو بُرا کہنے کا کوئی جواز نہیں ہے، لیکن کیا ہم جن کاموں میں صبح وشام لگے رہتے ہیں اور جن مشاغل میں رات ودن گذار دیتے ہیں، یہی زندگی کا مقصد ہے؟ اگر اسی کو مقصد قرار دیا جائے تو معاشی تگ ودو تو پرندے، چرندے اور جانور بھی کیا کرتے ہیں، بلکہ وہ اس اعتبار سے ہم سے ممتاز ہیں کہ وہ دن بھر کھا پی کر رات کو سو جاتے ہیں، انہیں اللہ کے نظام رزق رسانی پر اتنا اور ایسا اعتماد ہے کہ کل کے لیے وہ کچھ نہیں رکھتے، ان کے گھونسلے اور گھروں میں کل کے لیے کوئی چیز محفوظ نہیں ہوتی، انہیں یقین ہوتا ہے کہ صبح، بھوکے پیٹ ہوگی، لیکن اللہ بھوکے پیٹ سلائے گا نہیں، لیکن انسان میں یہ کیفیت نہیں پائی جاتی وہ برسوں نہیں، کئی پشتوں کے لمبے سامان راحت ومعیشت جمع کرنے کی دھن میں اپنی پوری زندگی گذار دیتا ہے اور مرتے وقت خالی ہاتھ دنیا سے چلا جاتا ہے، اس نے جائز ناجائز طریقے پر جو دولت جمع کی تھی وہ یہیں کی یہیں رہ جاتی ہے، لے بھی کیسے جائے، کفن میں کوئی جیب نہیں ہوا کرتی۔

اسی لیے اللہ رب العزت نے صاف صاف اعلان کیا کہ تمہارا اصل کام معاشی تگ ودو نہیں ہے، یہ کام تو ہم نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے اگر تم نے تقویٰ کے ساتھ زندگی گذاری تو رزق ہم اس طرح دیں گے جس کا تمہیں وہم وگمان بھی نہیں ہے، اللہ رب العزت نے واضح کر دیا کہ تمہاری تخلیق صرف میں نے اپنی عبادت کے لیے کی ہے، آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، دنیا تمہارے لیے پیدا کی گئی ہے اور تم آخرت کے لیے پیدا کیے گیے ہو، اس کا تقاضہ ہے کہ ہم اپنے سارے کام کے ساتھ مقصد تخلیق کو نہ بھولیں، ہر حال میں اللہ کی عبادت اور فکر آخرت کو زندگی کا اصل کام سمجھیں۔

اس کو ایک مثال سے سمجھیے، موبائل آج کل ہر کس وناکس کے ہاتھ میں ہے، موبائل والے نے اللہ کی عطا کردہ عقل وخرد کا استعمال کرکے قسم قسم کے موبائل ایجاد کیے، دن بدن اس کے فنکشن اور قوت کار میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے، ایک موبائل اپنے اندر پوری دنیا رکھے ہوا ہے، آپ اس کی ساری صلاحیتوں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں، لیکن آپ دوسرے کوئی بھی کام موبائل پر کر رہے ہوتے ہیں، کوئی مضمون کمپوز کر رہے ہیں، کسی کو اس ام اس (پیغام) بھیج رہے ہیں، کوئی ویڈیو دیکھ رہے ہیں، کلکولیٹر پر حساب کر رہے ہیں، جیسے ہی فون آیا آپ دیکھیں گے کہ موبائل کی وہ صلاحیت وقتی طور پر رک جاتی ہے، جب کسی کا فون آتا ہے؛ ایسا اس لیے ہوتا ہے کہ موبائل کا اصل کام فون کرنا اور ریسیو کرنا ہے، دوسرے سارے کام وقتی اور ضرورت کے اعتبار سے ہیں۔

یہ کیسی عجیب بات ہے کہ بے جان موبائل تو اس طرح اپنے مقصد تخلیق کا خیال رکھے اور ہم انسان جو اللہ کی سب سے بہتر مخلوق ہیں، صورتاً اور سیرتاً بھی، اور جس کو اللہ تعالیٰ نے مکرم بنایا وہ اس حقیقت سے غافل رہے اور بھول جائے کہ اللہ نے اسے اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے اور وہی اس کا اصل کام ہے، اگر انسان اس بات کو سمجھ لے تو وہ سارے کام اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضیات کے مطابق کرنا شروع کر دے گا اور بازار کی رونق، دوکان کی چکا چوند اور گاہکوں کی بھیڑ اسے اذان کے بعد مسجد جانے سے نہیں روکے گی، اسے پورے طور پر اس کا خیال رہے گا کہ جب اذان ہو جاتی ہے تو سارے دروازے چاہے وہ گھر کے ہوں یا دوکان کے بند ہو جاتے ہیں اور صرف ایک دروازہ کھلا رہتا ہے اور وہ ہے مسجد کا دروازہ۔ وہ دروازہ جہاں سے بندہ کبھی مایوس نہیں لوٹتا، آرزوئیں، تمنائیں، مرادیں لے کر جاتا ہے، اور جھولی بھر کر واپس آتا ہے، اللہ نے خود ہی اعلان کر رکھا ہے، مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا، میں تمہاری شہ رگ سے بھی قریب ہوں، تمہاری ضرورتوں کے بارے میں ہم سے زیادہ کون جان سکتا ہے، بندہ کی اس سپردگی کے نتیجے میں وہ اللہ کا ہو جاتا ہے اور اللہ بندے کا اور اللہ جس کا ہو جائے اس کی تمام ضرورتیں پوری ہوتی رہی ہیں۔

تعداد نہیں استعداد

’’مسلمانوں کو خوف ودہشت کے حصار سے باہر آنا چاہئے، اس ملک میں مسلمان دوسری بڑی اکثریت ہے اسے اقلیت کہہ کر احساس کمتری میں مبتلا نہیں کرنا چاہئے، تقاضائے وقت یہی ہے کہ آپ اپنے ماضی کی طرف لوٹیں اور صراط مستقیم پر برقرار رہتے ہوئے کامل مؤمن بن جائیں تو ہر جگہ اور ہر محاذ پر کامیاب ہوں گے اور اس دباؤ میں ہرگز نہ رہیں کہ ہم گنتی میں کم ہیں، اس لئے کہ مسئلہ تعداد کا نہیں استعداد کا ہے، جس میں استعداد ہوگی وہ آگے بڑھے گا، ترقی کرے گا اور ہر محاذ پر کامیابی اس کے قدم چومے گی۔‘‘ **(امیر شریعت مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی دامت برکاتہم)**

بلا تبصرہ

’’دیوالی کو شمع اور روشنی کا تہوار مانا جاتا ہے، لیکن تاجروں کی مارکیٹنگ والی سوچ نے اسے دھماکوں اور فضائی آلودگی کا پرب بنا دیا ہے، دیوالی کے موقع سے پٹاخوں سے پھیلی آلودگی کی وجہ سے ایک ہفتہ سے زیادہ فضا سانس لینے کے لائق نہیں بچتی، عالمی صحت تنظیم (WHO) کا کہنا ہے کہ بھارت میں سالانہ پانچ سال سے کم عمر کے ایک لاکھ بچوں کی موت زہریلی ہوا سے ہو جاتی ہے، اس لیے استقبال روشنی اور خوشبو سے کریں، دھوئیں اور دھماکوں سے نہیں۔‘‘ **(پربھات خبر ۷ نومبر ۲۰۱۸ء)**

rs\MD ASADULLAH\Downloads\12.11.2018.inp 12-11-2018 06:59 PAGE 2 (1,1)

اللہ کی باتیں ــــ رسول اللہ کی باتیں

مولانا رضوان احمد ندوی

کامیاب زندگی کا راز:

آؤ میں تمہیں وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن کو تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے، وہ یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ (سورہ انعام)

مطلب: قرآن مجید میں ہے کہ انسانوں کی فلاح و بہبود اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں ہے؛ اس لیے کہ اللہ کے سوا کسی اور کی اطاعت کرنے سے آدمی ضلالت وگمراہی کے راستہ پر چلا جاتا ہے، ہدایت وروشنی صرف اللہ ہی کی اطاعت سے مل سکتی ہے، سورہ بقرہ میں فرمایا گیا کہ جو لوگ ایمان لائیں، ان کا نگہبان اللہ ہے، وہ ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے جاتا ہے اور جو لوگ کفر کا طریقہ اختیار کریں گے، ان کے نگہبان ان کے جھوٹے خدا اور گمراہ کرنے والے آقا ہیں، وہ ان کو روشنی سے نکال کر اندھیروں میں لے جاتے ہیں، وہ دوزخ میں جانے والے ہیں، جہاں ہمیشہ رہیں گے، معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو اپنے فضل وکرم سے سارے گناہ معاف فرمادے؛ لیکن کفر وشرک کو ہرگز معاف نہیں کریں گے؛ اس لیے ایک بندہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ پر اور اس کے رسول پر سچے دل سے ایمان لائیں اور اس کی اطاعت وفرمانبرداری کو مقصد زندگی بنائیں دوسرے یہ کہ چونکہ والدین ہی اولاد کے دنیا میں آنے کا ذریعہ ہوتے ہیں اور وہ اپنی اولاد کی پرورش وپرداخت میں بڑے دکھ اٹھاتے اور بے انتہا مصیبتیں جھیلتے ہیں، اس لیے وہ حسن سلوک کے زیادہ مستحق ہیں، والدین کی اطاعت کرنے سے اللہ کی رضا وخوشنودی حاصل ہوتی ہے، اس سے رزق میں کشادگی اور عمر میں برکت نصیب ہوتی ہے، ایک حدیث میں فرمایا گیا کہ جسے یہ بات پسند ہو کہ اس کی عمر زیادہ ہو اور اس کا رزق بڑھا دیا جائے تو اسے چاہیے کہ اپنے والدین کی فرمانبرداری واطاعت کرے اور اپنے رشتہ داروں سے میل ملاپ رکھے، نیکیوں کی بقا وحفاظت کے لیے والدین اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کیا جائے، اگر ہم ان کے ساتھ اطاعت شعاری سے پیش آئیں گے تو ہماری اولاد بھی ہمارے مرنے کے بعد ہمارے ساتھ اسی طرح معاملہ کرے گی، بہت سے لوگ عبادت وریاضت کے بہت سے کام کرتے ہیں، مگر والدین کی خدمت سے گریز کرتے ہیں، انہیں ضعیفی ولاچاری میں بے سہارا چھوڑ دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمارے اعمال ہماری نجات کے لیے کافی ہیں، وہ سخت دھوکہ میں ہیں، کیوں کہ تین برائیاں ایسی ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے کوئی بھی عمل قابل قبول نہیں ہوگا: (۱) اللہ کے ساتھ کسی کو شرک کرنا، (۲) والدین کی نافرمانی کرنا، (۲) میدان جہاد سے بھاگ جانا۔ ایک حدیث میں فرمایا گیا کہ تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوئی عبادت قبول نہ کرے گا، نہ فرض، نہ نفل؛ ایک والدین کا نافرمان، دوسرا احسان جتانے والا اور تیسرا تقدیر کا انکار کرنے والا۔ ان روایات سے معلوم ہوا کہ جو شخص اللہ کی رضا وخوشنودی کا طلبگار ہے، اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اور اپنے ماں باپ کی خیر خواہی ودلجوئی کرتا رہے اور ان سے اپنے لیے دعا کراتا رہے کہ والدین کی دعا اولاد کے حق میں جلد اثر کرتی ہے۔ اللہ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین

جھوٹ اور نفاق سے بچو:

حضرت سفیان بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے میں نے خود سنا ہے کہ یہ کتنی بڑی خیانت کی بات ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی بات کہو اور وہ تم کو بالکل سچا سمجھتا رہے اور تم یہ غضب کرو کہ اس سے جھوٹ بولتے رہو۔ (ابوداؤد)

وضاحت: امانت داری اور دیانت داری سے انسانی معاشرے میں غیر سگالی کی فضا قائم ہوتی ہے اور خیانت وبددیانتی سے فتنہ وفساد کا ماحول بنتا ہے۔ امام اوزاعی کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو شر میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو اس کے مختلف طبقوں اور افراد میں جھگڑا شروع ہوجاتا ہے، ان سے امانت ودیانت ختم ہوجاتی ہے اور تباہی کے دروازے کھل جاتے ہیں، اس لیے انسانوں کے درمیان خوشگوار تعلقات کو برقرار رکھنے اور امور معاشرت کو درست رکھنے کے لیے امانت کی حفاظت اور دیانت کی پاسداری بے ضروری ہے، اس کے بغیر نہ تو کوئی قوم ترقی کرسکتی ہے اور نہ ہی کوئی انسانی سماج پھل پھول سکتا ہے؛ اسی لیے احادیث میں کثرت سے امانت کی حفاظت کی تاکید اور خیانت کی مذمت بیان کی گئی ہے، مذکورہ حدیث میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ ایک شخص آپ پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کوئی صحیح اور درست بات کہتا ہے اور آپ اس سے جھوٹ بولتے رہیں یہ بھی خیانت ہے، حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ مومن کی فطرت میں تمام عادتیں ہوسکتی ہیں، مگر خیانت اور جھوٹ کی عادت نہیں ہوسکتی، مگر کتنے ہی وہ امانت دار ارباب حکومت، کارخانوں میں کام کرنے والے مزدور، احترام کرنے والے شاگرد، حقوق ادا کرنے والے شوہر وبیوی، حقیقت پسند صحافی، اولاد کی پرورش کرنے والے والدین، اطاعت شعار اولاد جو اپنی اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہیں اور طلب حق کا نعرہ لگانے کے بجائے ادائیگی حق کے احساس کو بیدار کرتے ہیں، جبکہ احادیث میں ان تمام حقوق اور ذمہ داریوں کو امانت قرار دیا گیا ہے اور ان کی ادائیگی کا فرض انسان پر عائد کیا گیا ہے، معاشرہ انسانی میں امن وسلامتی اور حیات انسانی کی نشو ونما کے لیے جس طرح امانت ودیانت ضروری ہے، اسی طرح آپس کے معاملات میں صفائی وستھرائی بھی ضروری ہے، اسلام کی رو سے سچ کو چھپانا، یا سچ میں جھوٹ کی آمیزش کرنا نفاق ہے اور منافق قوم وملک کا ہی دشمن نہیں؛ بلکہ عام انسانیت کا بھی دشمن ہوتا ہے، ماضی میں ملکوں اور سلطنتوں کے درمیان جو فساد برپا ہوئے اور جو خونریزیاں ہوئیں، اگر اس کی حقیقت کا پتہ چلایا جائے تو اس کی تہہ میں جانے سے معلوم ہوگا کہ جھوٹ اور نفاق اس کی سب سے بڑی وجہ رہی ہے، اس لیے اگر جھوٹ اور نفاق کو دل سے نکال دیا جائے تو معاشرتی زندگی امن وسلامتی کا گہوارہ ہوگی اور آپس کے تعلقات میں بھی استحکام پیدا ہوگا۔

دینی مسائل

مفتی احتکام الحق قاسمی

جشن عید میلاد النبی کی شرعی حیثیت:

۱۲/ربیع الاول کو جشن عید میلاد النبی منانا، روضہ مبارکہ کی شبیہ بنانا اور جلوس کی شکل میں سڑکوں پر اتر کر نعرہ بازی کرنا، شرعاً درست ہے یا نہیں؟

الجواب و باللّٰہ التوفیق

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت ایمان کا لازمی حصہ ہے، اس کے بغیر کوئی آدمی مومن نہیں ہوسکتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "لا يؤمن أحدكم حتى اكون احب إليه من والده و ولده و الناس اجمعين" (صحيح البخارى: ۱/۷؛ باب حب الرسول صلى الله عله و سلم من الإيمان)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر مکمل عمل کیا جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام بالخصوص خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طریقۂ زندگی کو پورے طور پر اپنایا جائے اور ہر اس عمل سے گریز کیا جائے جو کتاب وسنت، صحابہ کرام، تابعین وتبع تابعین سے ثابت نہ ہو۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے "عليكم بسنتي و سنة الخلفاء الراشدين المهديين تمسكوا بها و عضوا عليها بالنواجذ" (ابو داؤد: ۲/۶۳۵)

بارہ ربیع الاول کو جشن عید میلاد النبی منانا چند وجوہ سے جائز نہیں ہے۔

۱۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ وفات اکثر مورخین کے نزدیک ۱۲/ربیع الاول ہے، جب کہ تاریخ پیدائش میں اختلاف ہے، راجح قول ۹/ربیع الاول کا ہے۔ (رحمۃ للعالمین/۴۰، الرحیق المختوم)

جب تاریخ وفات ۱۲/ربیع الاول ہے تو اس تاریخ میں جشن کس پر منایا جارہا ہے، وفات پر یا ولادت پر؟ اگر تاریخ ولادت بھی ۱۲/ربیع الاول ہی کو مان لیا جائے پھر بھی اس تاریخ میں جشن منانا اور اس کو عید کا دن قرار دینا کسی طرح صحیح نہیں ہے، کیوں کہ اس تاریخ میں بی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سانحہ ارتحال امت کے لیے بڑا المناک سانحہ ہے، اس سے بڑھ کر کوئی حادثہ نہیں ہوسکتا اور حادثہ کے موقع پر جشن منانا ایک سچے محبّ رسول کے شایان شان نہیں ہے۔

۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری زندگی نہ تو خود اپنا یوم ولادت منایا، نہ اپنی بیٹیوں یا نواسوں کا نہ کسی اور کا، اور نہ حضرات صحابہ کرام کو یوم ولادت منانے کا حکم دیا، نہ خود حضرات صحابہ کرام، تابعین وتبع تابعین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا جشن منایا، نہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اور نہ ہی آپ کے وصال کے بعد، جب کہ وہ حضرات ہم سے زیادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شیدائی، آپ سے محبت کرنے والے، آپؐ پر اپنی جان نچھاور کرنے والے اور آپؐ کی سنتوں پر مضبوطی سے عمل کرنے والے تھے، جشن ولادت منانے کا ثبوت دور دور تک کتاب وسنت، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین، تابعین وسلف صالحین سے نہیں ملتا، یہ بعد کے لوگوں کی ایک من گھڑت رسم اور ایجاد ہے، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک "من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو ردٌّ" (صحيح البخارى: ۱/۳۷۱؛ باب اذا اصطلحوا على صلح جور فهو مردود) اور "و اياكمو محدثات الامور فإن كل محدثة بدعةو كل بدعة ضلالة" (ابو داؤد: ۲/۶۳۵؛ كتاب السنة) کا مصداق ہے۔

۳۔ جشن ولادت کے جلوس میں شریک لوگ نماز جیسی اہم عبادت کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں میوزک اور باجے کے ساتھ نعرہ بازی کرتے ہیں، سڑکوں کو جام کرتے ہیں، اور لوگوں کی ایذا رسانی کا سبب بنتے ہیں، روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہ بنا کر اس کی حرمت کو پامال کرتے ہیں، ظاہر ہے اسلام جیسا پاکیزہ مذہب اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی روشن شریعت ان چیزوں کی قطعاً اجازت نہیں دے سکتی اور نہ ہی عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کا تقاضہ کرتا ہے۔

۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت منانا غیروں کے برتھ ڈے منانے کے مشابہ ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیروں کی مشابہت سے احتراز کا حکم دیا ہے۔ "من تشبه بقوم فهو منهم" (سنن ابى داؤد كتاب اللباس: ۲/۵۵۸) اس کے علاوہ اکابر مفتیان کرام کے فتاویٰ ملاحظہ فرمائیں:

۵۔ فقیہ العصر مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "عید ملاد یا جشن میلاد کے نام سے مخصوص تاریخ ولادت میں یا کسی اور تاریخ میں منانے کے واسطے نہ تو قرآن پاک میں کوئی نص ہے، نہ حدیث میں نہ صحابہ کرام یا تابعین عظام یا مجتہدین امت خیر الانام کی قولی یا فعلی ہدایات میں کہیں اس کا وجود ہے۔ قرون اولیٰ میں اس تقریب کا وجود نہ تھا، حالانکہ اس زمانہ کے مسلمان آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے ساتھ تعلق اور فداکاری ومحبت میں اعلیٰ درجہ پر فائز تھے، اور دوسری قوموں کو اپنے پیشواؤں کے یوم ولادت پر خوشی کی تقریبیں مناتے ہوئے دیکھتے تھے۔ مگر ان کو کبھی اس ایجاد کی طرف توجہ نہیں ہوئی" (کفایت المفتی: ۱/۱۵۵)

۶۔ یہ محفل چونکہ زمانہ فخر عالم علیہ السلام میں اور زمانہ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور زمانہ تابعین وتبع تابعین اور زمانہ مجتہدین علیہ الرحمہ میں نہیں ہوئی، اس کی ایجاد چھ سو سال بعد کے ایک بادشاہ نے کیا، اس کو اکثر اہل تاریخ فاسق لکھتے ہیں، لہٰذا یہ مجلس بدعت ضلالہ ہے۔ (تالیفات رشیدیہ/۱۱۲)

مذکورہ تحریر سے یہ بات واضح ہوگئی کہ جشن عید میلاد النبی منانا شرعاً صحیح نہیں ہے، اس سے احتراز کیا جائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک سنت مبارکہ کو حرز جان بنایا جائے، یہی آپ پر فدائیت اور آپ کی محبت کی سچی دلیل ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

rs\MD ASADULLAH\Downloads\12.11.2018.inp 12-11-2018 06:59 PAGE 3 (1,1)

امارت شرعیہ بہار اڑیسہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

ہفتہ وار

نقیب

پھلواری شریف، پٹنہ

پھلواری شریف

جلد نمبر 56/66 شمارہ نمبر 44 مورخہ ۳/ربیع الاول ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۲/نومبر ۲۰۱۸ء روز سوموار

مسلم لڑکیوں میں پھیلتا ارتداد

اس وقت پورے ہندوستان میں آر اس اس کی حلیف ذیلی تنظیموں کے ذریعہ مسلم لڑکیوں کو مختلف ہتھکنڈے استعمال کرکے غیر مسلم لڑکوں سے شادی کرنے پر اکسایا جاتا ہے، اس مہم میں کامیاب لڑکوں کو خطیر رقم دی جاتی ہے؛ تاکہ وہ انہیں لبھانے، محبت کے جال میں پھنسانے اور اپنے بستر تک لے جانے میں کامیاب ہوجائیں، ملک کے مختلف حصوں اور بہار کے بہت سارے اضلاع سے اس قسم کی تشویشناک، المناک اور پریشان کن خبر ہر دن موصول ہو رہی ہے، اس طرح ان لڑکیوں کو دین وایمان سے بے زار کرکے ہندو مذہب میں داخل کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔

ہماری لڑکیاں ان کے جال میں جن وجوہات سے پھنستی ہیں، ان میں ایک بڑا سبب اختلاط مرد وزن ہے، یہ اختلاط تعلیمی سطح پر بھی ہے اور ملازمت کی سطح پر بھی، کوچنگ کلاسز میں بھی پایا جاتا ہے اور ہوسٹلز میں بھی، موبائل انٹرنیٹ، سوشل میڈیا کے ذریعہ یہ اختلاط زمان ومکان کے حدود وقیود سے بھی آزاد ہوگیا ہے، پیغام بھیجنے اور موصول کرنے کی مفت سہولت نے اسے اس قدر بڑھاوا دے دیا ہے کہ لڑکے لڑکیوں کی خلوت گاہیں ہی نہیں جلوت بھی بے حیائی، عریانیت کا آئینہ خانہ بن گئی ہیں، یہ اختلاط اور ارتباط آگے بڑھتا ہے تو ہوسنا کی تک نوبت پہونچتی ہے، جسے محبت کے حسین خول میں رکھ کر پیش کیا جاتا ہے، والدین اور گارجین یا تو اتنے سیدھے ہیں کہ انہیں لڑکے لڑکیوں کے بے راہ روی کا ادراک ہی نہیں، یا اتنے بزدل ہیں کہ وہ لڑکے لڑکیوں کی بے راہ روی پر اپنی زبانیں بند رکھنے میں ہی عافیت سمجھتے ہیں، یا تلک جہیز کی بڑھتی ہوئی لعنت، شادی کے کثیر اخراجات کے خوف سے اسی میں عافیت سمجھتے ہیں کہ لڑکیاں اپنا شوہر خود تلاش لیں ،کورٹ میریج کرلیں؛ تاکہ یہ دردسران سے دور ہوجائے، ان خیالات کے پیچھے ان کی غربت اور دینی تعلیم وتربیت سے دوری کا بڑا دخل ہوتا ہے، اگر بنیادی دینی تعلیم وتربیت والدین اور لڑکے لڑکیوں کے پاس بھی ہو تو انہیں اس کا ہر پل احساس ہوگا کہ غربت اور شادی کے حوالے سے پریشانیاں وقتی ہیں اور ایمان چلے جانے کی صورت میں آخرت کا عذاب حتمی اور لازمی ہے تو شاید ان کے لیے ان وقتی پریشانیوں کو جھیل جانا آسان ہوجائے۔

اس بُرائی سے گذرنے والی لڑکیوں کے اندر ایک طرف تو خوف خدا نہیں ہوتا دوسری طرف عدالت کے مختلف فیصلے نے جس میں عورتوں کی آزادی کے نام پر بے لگام نے جنسی تعلقات کو جائز قرار دیا گیا اور طوائفوں کی طرح ''میرا جسم میری مرضی'' کو قانونی حیثیت حاصل ہوگئی، اب وہ ایک مرد کی بیوی رہتے ہوئے دوسرے کے بستر گرم کرنے کے لیے آزاد ہیں، شوہر اس بے راہ روی پر طلاق کی عرضی عدالت میں دے سکتا ہے، لیکن اس پر کوئی داروگیر نہیں کرسکتا، جری بنا دیا ہے، اس قسم کے فیصلے نے ان کے دل سے سماجی خوف کو نکال دیا ہے اور وہ اپنی من مانی پر اتر آئی ہیں، انہیں نہ اللہ رسول کا خوف ہے اور نہ سماج کا، رہ گیا قانون تو وہ ان کی پیٹھ پر ہاتھ رکھے ہوئے کھڑا ہوا ہے، ایسے میں بے راہ روی عام ہوتی جارہی ہے۔

یہ بے راہ روی کنواری لڑکیوں میں تاخیر سے شادی کی وجہ سے بھی آتی ہے اور عورتوں میں شوہر کے بسلسلۂ ملازمت ان سے دور رہنے کی وجہ سے بھی، یہ دوری ملکی ملازمت میں بھی ہوتی ہے لیکن غیر ملکی ملازمت کے حدود وقیود کی وجہ سے دوسرے ملکوں میں کام کرنے والے شوہروں کے یہاں کچھ زیادہ ہی ہوجاتی ہے۔ مجبوریاں اپنی جگہ؛ لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس دوری کی وجہ سے بڑے مفاسد پیدا ہوئے ہیں۔ ارتداد کی اس نئی لہر سے ہر ایمان والے کا بے کل اور بے چین ہونا فطری ہے، ضرورت ہے کہ ان اسباب کو دور کیا جائے، جس کی وجہ سے ہماری لڑکیاں مرتد ہو رہی ہیں اور غیر مسلم لڑکوں سے شادی کرکے اپنی عاقبت خراب کرنے میں لگی ہوئی ہیں۔

ظاہر ہے اس فتنہ کا تدارک کسی ایک شخص اور تنظیم کے بس میں نہیں ہے، اس کے لیے ضروری ہے کہ گاؤں اور محلّہ کے مسلم اور غیر مسلم دانشور سر جوڑ کر بیٹھیں، اس لیے کہ اس مسئلہ سے سماج میں تناؤ پیدا ہوتا ہے، فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو نقصان پہونچتا ہے، اس کے علاوہ وقفے وقفے سے خواتین کے اجتماعات رکھے جائیں ان میں جوان لڑکیوں کو خصوصیت سے بتایا جائے، آر اس اس کی ترغیبی مہم سے آگاہ کرنے کے ساتھ انہیں اس راہ پر بڑھنے کے دنیوی اور اخروی نقصانات کو تفصیل سے جوڑا جائے، اس کام کے لیے تمام ملی تحریکیں اور تنظیمیں آگے آئیں اور اپنے اپنے حلقہ اثر میں اس فتنہ کے تدارک کی کوشش ترجیحی بنیادوں پر کریں، مسلم گھرانوں کے اندرونی حالات پر بھی نگاہ رکھی جائے اور مقامی سطح سے اصلاح کا کام شروع کیا جائے، غیر مسلم لڑکوں کے مسلم محلّہ میں ٹیوشن پڑھانے اور دوسرے مقاصد سے آنے پر بھی نگاہ رکھی جائے، مرد وزن کے اختلاط سے بچا جائے، اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں لڑکے لڑکیوں کے سکشن الگ الگ کرنے کے لیے اداروں کے ذمہ داروں سے باتیں کی جائیں، مدارس والے بھی لڑکیوں کے لیے الگ تعلیم کا نظم کریں، تلک وجہیز کی لعنت کو ختم کیا جائے، انڈر رائڈ موبائل سے لڑکیوں کو بچایا جائے اور ان کی حرکات وسکنات پر خصوصی توجہ دی جائے، تاکہ پہلے مرحلہ میں ہی اس کے سد باب کی کوشش کی جاسکے، لڑکیوں کو وراثت میں حصہ دینے کی مہم چلائی جائے اور مورث کو ان کی حق تلفی سے روکا جائے۔

جن علاقوں میں ارتداد کی یہ نئی قسم سامنے آئی ہو، اس کا مقامی سطح پر سروے کرایا جائے، گارجین کی جانب سے گم شدگی کا اف آئی آر درج کرایا جائے، وکلاء سے قانونی مدد لی جائے، تاکہ ایسی لڑکیوں کی گھر واپسی کا کام آسان ہوجائے۔

بابری مسجد کا قضیہ

۲۰۱۹ء میں پارلیمانی انتخابات ہونے ہیں، بی جے پی اور حلیف جماعتیں ہندتوا کے نام پر برادران وطن کے دوٹوں کو متحد کرنے کے لیے سرگرم ہوگئی ہیں، فرقہ پرست طاقتوں کو اس بات کا تجربہ ہے کہ ہندو ووٹوں کو رام جنم بھومی اور مندر تعمیر کے نام پر ایک پلیٹ فارم پر لانا آسان ہے، جب تک بابری مسجد باقی تھی، پورے ملک میں اس کے خلاف تحریک چلائی گئی، لال کرشن اڈوانی پورے ملک میں رتھ یاترا نکال کر اس موضوع پر فرقہ پرستی کی آگ بھڑکانے میں کامیاب ہوگیے تھے اور بابری مسجد اسی لگائی ہوئی آگ کی نظر ہوگئی، جمہوریت، دستور، حلف نامے، وعدے سب دھرے کے دھرے رہ گیے اور فرقہ پرستوں نے بابری مسجد کو شہید کردیا، مرکزی حکومت میں کانگریس کے وزیر اعظم ان دنوں نرسمہا راؤ تھے، انہوں نے بابری مسجد انہدام کے بعد فرقہ پرستوں کو اتنا موقع دیا کہ وہاں پر عارضی مندر کا گھیرا بن گیا، اور رام للا کو براجمان کرادیا گیا، لڑائی چلی، کمیشن کی رپورٹ آئی، عدالت میں برسہا برس مقدمہ چلا، ہائی کورٹ سے سپریم کورٹ آیا اور اب تک اس کی سماعت مکمل نہیں ہوسکی، سماعت مکمل ہوجاتی تو ہندوتوا کو متحد کرنے کا اصل ایجنڈا ہی ختم ہوجاتا، اس لیے تاخیر پر تاخیر ہوتی گئی، سپریم کورٹ (عدالت عظمیٰ) میں سماعت ۲۹/اکتوبر سے ہونی تھی، لیکن دوسری ضروری ترجیحی کاموں کے پیش نظر چیف جسٹس تروئی نے اس کی سماعت مؤخر کردی، اب یہ سماعت بہت جلد شروع ہوگی تو جنوری ۲۰۱۹ء میں، تاریخ اس سے آگے فروری مارچ تک بھی بڑھ سکتی ہے۔

یہ فیصلہ فریق ثانی کو قبول نہیں، اس لیے کوئی آرڈی ننس لانے کی بات کرتا ہے اور کوئی قانون سازی کی، دہلی میں سادھو سنتوں کی ایک ٹولی نے تو مندر کی تعمیر کا بھی اعلان کردیا ہے، اور اس کے لیے وہ تاریخ مقرر کردی ہے جس تاریخ کو بابری مسجد ہی نہیں، یہاں کا قانون ٹوٹا تھا، دستور بستر مرگ پر چلا گیا تھا، عدالت کے فیصلوں کے خلاف اقدام کیے گیے تھے، یعنی ۶/دسمبر، اس کا سیدھا مطلب یہ ہے کہ بی جے پی، آر اس اس، وشو ہندو پریشد، بابری مسجد قضیے کو انتخاب سے قبل گرمانا چاہتے ہیں، ان کی سوچ یہ ہے کہ اگر پارلیامنٹ قانون بناتی ہے یا آرڈی ننس لاتی ہے تو ہندتوا کے حامی کو یہ کہہ کر مطمئن کرلیا جائے گا کہ حکومت اس معاملہ میں سنجیدہ ہے اور اگر آئندہ پانچ سال اس کو مل جائیں تو وہ رام مندر تیار کروادے گی، دنیا امید پر ہی قائم ہے، اس لیے وہ اس نام پر متحد ہوکر بی جے پی کو ووٹ دیدیں گے، بی جے پی چاہتی ہے کہ اگر ایسا نہیں ہوتا تو پھر سادھو سنتوں کے ذریعہ فضا کو اس قدر گرم کردیا جائے اور ممکن ہو تو جس طرح کارسیوکوں کے ذریعہ شلانیاس کے نام پر ہنگامہ کھڑا کیا گیا تھا ویسے ہی علامتی طور پر کچھ کام شروع کروادیا جائے؛ تاکہ لوگوں کو یہ کہا جاسکے کہ کام شروع ہے، اور تکمیل کے لیے پانچ سال اور چاہیے اور چونکہ فرقہ پرستوں کی نظر میں دستور اور عدلیہ کی کوئی اہمیت نہیں ہے اس لیے وہ کچھ بھی کرسکتے ہیں اور کسی حد تک جاسکتے ہیں، ہوسکتا ہے کہ اس طرح کے کسی بھی اقدام اکا اثر رائے دہندگان پر الٹا پڑے اور خود اس کی اتحادی جماعت بیجو جنتا دل، اے آئی اے ڈی م اور جنتا دل یو بھی پلہ جھاڑ لے، ایسے میں یہ بھی ممکن ہے کہ حکومت اس مرحلہ میں اپنی مضبوط شراکت سے خود کو دور رکھے۔

عدالت عظمیٰ (سپریم کورٹ) ان تمام صورت حال میں اپنی پوزیشن صاف ستھرا رکھنا چاہتی ہے، تاکہ اس مسئلہ کو عام انتخابات کا ایشو نہ بنایا جائے، اور پرامن ماحول میں انتخاب کا انعقاد کیا جائے، ہیجان انگیز ماحول پیدا ہونے سے ملک کو بچایا جائے، سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ کہ جنوری میں ایک سہ رکنی بینچ آئندہ سماعت کے بارے میں اعلان کرے گی، اسی پس منظر میں ہے، موجودہ حالات میں یہ فیصلہ عدالت کے معزز جج صاحبان کی فکری بصیرت اور تدبر کا آئینہ دار ہے۔

اس حوالہ سے تمام شہریوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ فرقہ پرستوں کی اس سازش کو سمجھیں اور ملک میں فرقہ وارانہ یک جہتی اور ہم آہنگی کے تحفظ کے لیے سوچ سمجھ کر منصوبہ سازی کریں تاکہ ملک کا وقار باقی رہے اور دستور پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے اور ہندوستان کو ۱۹۹۲ء جیسے ماحول کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

نرم گوشہ

امریکہ اور اسرائیل کے مضبوط روابط کی وجہ سے عرب ممالک میں اسرائیل کے بارے میں تبدیلی تیزی سے آرہی ہے عرب حکمران اسرائیل کو غاصب اور ظالم سمجھتے ہیں، لیکن زبان تک لانے کی ہمت نہیں جٹا پاتے کیوں کہ اس دور جمہوری میں عرب ملکوں میں اب بھی بادشاہت چلی آرہی ہے یہ بادشاہت ملک کی حد تک خودمختاری کے ذیل میں آتی ہے یہ بادشاہت، ملکہ برطانیہ کی طرح علامتی نہیں ہے، بلکہ یہ بادشاہ اپنے اپنے ملک کے سیاہ سفید کے مالک ہیں، ان کے یہاں سیاسی ادارے قومی ایجنسیاں پارلیامنٹ وغیرہ ہیں، لیکن وہ سب کے سب بادشاہ کے چشم وآبرو کے محتاج ہیں، ان کی اجازت کے بغیر وہاں کچھ نہیں ہوسکتا، لیکن یہی بادشاہ سلامت بیرونی دنیا کے ترقی یافتہ ملکوں سے خائف رہتے ہیں اور نہیں یہ ڈرستا تا رہتا ہے کہ کہیں ان کی بادشاہت چلی نہ جائے اس خوف کی وجہ سے وہ یورپی ممالک کو اس قدر مراعات دیتے ہیں کہ کبھی کبھی تو ان کی اپنی خودمختاری کو خطرہ لاحق ہوجاتا ہے۔

عمان کا شمار بھی ایسے ہی ملکوں میں ہوتا ہے، کہنے کے لئے تو یہاں اسرائیل کا سفارت خانہ بھی نہیں ہے، لیکن سلطان قابوس اسرائیل کے بارے میں انتہائی نرم گوشہ رکھتے ہیں اس کے نتیجے میں اسرائیلی وزیر اعظم کے خفیہ دورے یہاں کی تاریخ کا حصہ بن گئے ہیں۔

۱۹۹۴ء میں اس وقت کے وزیر اعظم تیزک رابن اور ۱۹۹۶ء میں وزیر اعظم شمیون پیریز نے عمان کا دورہ کیا تھا اور تجارتی نمائندوں کے دفتر کھولنے پر اتفاق کیا تھا ۲۰۰۰ء میں فلسطینیوں کی دوسری انتفاضہ تحریک نے زور پکڑا تو عمان نے ان دفاتر کو بند کرادیا تھا۔ ۲۰ برس کے بعد سلطان قابوس نے پھر سے اسرائیل کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے، چنانچہ ان کی دعوت پر اسرائیل کے وزیر اعظم بنیامن نتن یاہو نے خفیہ طور پر عمان کا دورہ کیا اس دورہ میں ان کے ساتھ ان کی بیگم، اسرائیل کی خفیہ ایجنسی موساد کے سربراہ لوسی کوہن اور قومی سلامتی کے مشیر میئر بین ثبات بھی عمان آئے تھے۔ اسرائیل کو علاقہ میں شدید مخالفت کا سامنا ایران کی طرف سے ہے، عرب ممالک سے تعلقات بڑھا کر ایرانی مخالفت کا مقابلہ کرنے کے لئے اسرائیل خود کو تیار کرنا چاہتا ہے۔ (بقیہ صفحہ ۱۰/پر)

یادوں کے چراغ

مولانا احمد حسین مظاہریؒ

مولانا منور سلطان ندوی استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

میرے انتہائی مشفق استاذ، میرے عظیم محسن اور مربی حضرت مولانا احمد حسین مظاہری صاحب نے ۲۸ رمضان المبارک ۱۴۳۸ھ مطابق ۲۳ جون ۲۰۱۷ء بروز سنیچر کی صبح حیات مستعار کی گھڑیاں پوری کیں، اور اپنے پروردگار کے حضور حاضر ہوگئے، انہیں آج پہلی مرتبہ مرحوم لکھتے ہوئے کلیجہ منہ کو آرہا ہے، اچانک ان کے انتقال کی خبر ملی تو ذہن ودماغ تھوڑی دیر کیلئے ماؤف سا ہوگیا، مولانا کی بیماری کا علم تھا مگر حالت تشویشناک مرحلہ میں داخل ہو چکی ہے، اس بارے میں کوئی خبر نہیں تھی، اس لئے انتقال کی خبر میرے لئے بالکل ہی غیر متوقع تھی، جس کی وجہ سے دل پر اثر زیادہ ہوا۔

مولانا کی زندگی بھی قابل رشک تھی اور موت بھی قابل رشک، طاب حیا اور طاب میتا، کی جیتی جاگتی مثال، زندگی داعیانہ اور مجاہدانہ اور موت رمضان المبارک جیسے مقدس مہینے میں، رمضان کے دن ختم ہونے کو ہے، عید بالکل قریب آگئی ہے، اور ادھر اللہ کا ایک محبوب بندہ اپنی زندگی کے ایک مشن کو مکمل کر کے عیدی لینے کی خاطر کشاں کشاں محبوب سے قریب تر ہو رہا ہے، مرض کی شدت اور ضعف سے جسم زار ونزار ہے، مگر محبوب سے ملنے کی آرزو میں روح سرشار ہے، دل میں سکون ہے اور چہرے پر اطمینان کی کیفیت ہے، نہ گھبراہٹ، نہ پریشانی، اور پریشانی ہو بھی تو کیوں کر، زندگی تو مرضی مولا کے مطابق گزاری ہے، زندگی کے ہر لمحہ کو اس کی یاد اور اس کی ہدایت کے مطابق گزارا ہے، دین کی خاطر لوگوں کی پھبتیاں سنتے رہے، صعوبتیں برداشت کرتے رہے، لوگوں کے طعن وتشنیع کو اسی لئے ٹھنڈے دل سے گوارہ کرتے رہے کہ مولیٰ دیکھ رہا ہے، اور اب اسی مولیٰ سے ملنے کا وقت قریب آرہا ہے، آہ اس قرب واتصال کی کیفیت کو کوئی کیسے الفاظ میں بیان کرے، محبّ ومحبوب کے معاملات تو پردۂ خفا میں ہیں، لیکن اس دنیا میں بھی مولانا کے جسد خاکی کو جنہوں نے دیکھا وہ گواہ ہیں کہ موت کے بعد چہرہ پر ایک دلآویز مسکراہٹ تھی، ، نم کنومۃ العروس کا منظر اب بھی لوگوں کی نگاہوں میں ہے، جنازہ میں انسانوں کا ہجوم جہاں آپ کی مقبولیت کی دلیل تھی وہیں ان کی آنکھوں میں بھی محبت آپ سے سچی عقیدت کا مظہر، نمناک آنکھوں سے لوگوں نے آپ کو رخصت کیا۔

مولانا محترم سے والد صاحب کے بڑے قریبی تعلقات تھے، اور اس تعلق کی وجہ یہ تھی کہ والد صاحب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ سے بیعت وارادت کا تعلق رکھتے تھے، اور مولانا مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کے فیض یافتہ تھے، اس حوالہ سے دونوں کے درمیان ہم آہنگی اور قربت کی جڑیں بڑی گہری تھیں، والد صاحب دینی معاملات میں آپ سے رجوع کرتے ہی تھے، بچوں کی تعلیم اور گھریلو معاملات میں بھی مشورہ کرتے، اس تعلق کی بنیاد پر مولانا اکثر ہمارے گھر تشریف لایا کرتے تھے، اس طرح بالکل ابتدائے شعور میں جس دینی شخصیت کو بار بار دیکھنے کا موقع ملا وہ مولانا احمد حسین مظاہریؒ کی ذات گرامی تھی، بچپن سے ہم لوگوں کے ذہنوں میں مولانا محترم کے تئیں عقیدت ومحبت کے جذبات مرتسم تھے، اور پھر جس طرح زندگی کی منزلیں طے ہوتی گئیں مولانا سے تعلق ومحبت میں اضافہ ہوتا گیا۔

ہم تمام بھائی بہنوں کی تعلیم میں مولانا مرحوم کا بڑا کردار رہا ہے، اور ہم سب کو مولانا سے براہ راست پڑھنے کی سعادت بھی حاصل رہی ہے، پھر میری آگے کی تعلیم سے متعلق مولانا کی رہنمائی میرے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے، مکتب کے بعد مدرسہ اسلامیہ میں داخل ہوا، یہاں بہار ایجوکیشن بورڈ کے مطابق ساتویں کلاس تک کی باضابطہ تعلیم ہوتی تھی، جب میں نے یہ درجہ مکمل کرلیا تو میرے آگے کی تعلیم کا مسئلہ درپیش ہوا، گھر والوں کی خواہش تھی کہ میں اسکول میں پڑھوں، جب کہ میرا اصرار تھا کہ میں مدرسہ میں پڑھوں گا، اس وقت مولانا مرحوم کی رہنمائی کام آئی، والد صاحب حسب معمول مولانا کے پاس پہونچے، اور میری تعلیم کا مسئلہ ذکر کیا ،مولانا مرحوم نے بتایا کہ عربی تعلیم کیلئے یوپی کے مدارس کا رخ کرنا اس عمر میں مناسب نہیں ہے، البتہ ململ کے مدرسہ چشمہ فیض (جس کا دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ سے الحاق اسی زمانہ میں ہوا تھا) میں داخلہ کرایا جاسکتا ہے، یہ مولانا کے تعلق کی بات ہے کہ مولانا نے رہنمائی پر اکتفا نہیں کیا؛ بلکہ والد صاحب کی خواہش پر بذات خود ململ جانے کے لئے تیار ہوگئے، چنانچہ شوال کی ابتدائی تاریخوں میں جب مدرسہ کھلا بھی نہیں تھا، والد صاحب مولانا محترم کے ساتھ مجھے لے کر ململ پہونچے، اور مولانا کی موجودگی میں داخلہ کی کاروائی مکمل ہوئی، یہ رہنمائی میری زندگی کیلئے بڑی اہمیت رکھتی ہے، بلکہ میں اسے ٹرننگ پوائنٹ سمجھتا ہوں، مولانا اگر میرے لئے خضر طریق بن کر نہ آتے تو معلوم نہیں زندگی کی بھیڑ میں کہاں گم ہوتا!!

مدرسہ چشمہ فیض ململ میں ثانویہ ثالثہ سے عالیہ اولیٰ تک چار سال رہنے اور یہاں کے اساتذہ سے اکتساب فیض کا موقع ملا، اس پوری مدت میں تعطیل میں جب بھی گھر آتا تو مولانا سے ملنے ضرور حاضر ہوتا، ابتداء میں آپ کثرت سے سوالات کرتے، میں اپنی معلومات کے مطابق جواب دینے کی کوشش کرتا، ان ملاقاتوں میں مولانا کی عنایت اور نوازش خوب ہوتی، اور سب سے اہم یہ کہ ہر بار مولانا بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے اور ہر اعتبار سے حوصلہ بڑھاتے، ململ کی تعلیم کے بعد جب میں دارالعلوم ندوۃ العلماء پہونچا تب بھی ملاقاتوں کا سلسلہ اسی طرح جاری رہا، مولانا کی نوازشوں سے مستفید ہوتا رہا۔

مجھ ناچیز سے مولانا محترم کا یہ تعلق دراصل مولانا محترم کی علم دوستی کی ایک مثال ہے، تعلیم کا فروغ مولانا کی کتاب زندگی کا ایک نمایاں باب ہے، تدریس مولانا کی مشغولیت نہیں؛ بلکہ مشن تھی، مسلم بچوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کی بے پناہ خواہش آپ کے اندر تھی، پوری زندگی تدریس سے وابستہ رہے، اور نئی نسل کی آبیاری کرتے رہے، بلاشبہ آپ نے کئی نسلوں کو فیضیاب کیا، علاقہ کے تعلیمی فروغ میں آپ نے جو کردار ادا کیا، وہ ہمیشہ سنہرے حرفوں سے لکھا جائے گا۔

مولانا محترم کی دوسری اہم خصوصیت قرآن کریم سے اشتغال تھا، آپ کی زندگی کا بڑا حصہ قرآن پڑھانے میں گزرا، قرآن پڑھانا آپ کو بہت محبوب تھا، آپ کے ذریعہ حفظ قرآن مکمل کرنے والوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔

مدرسہ مظاہر علوم سے فراغت کے بعد مولانا محترم نے اپنے گاؤں اور علاقہ میں علم کے فروغ کو اپنا مقصد حیات بنایا، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس حوالہ سے مولانا کی خدمات بڑی قابل قدر ہیں، تعلیم کی اشاعت کی خاطر مولانا نے بڑی قربانیاں دیں، اس راہ میں بڑی صعوبتیں برداشت کیں، مسائل ومشکلات بھی آپ کے پیروں کی زنجیر نہ بن سکیں، آپ استقامت کے پہاڑ بن گئے، اور تسلسل کے ساتھ اپنے مشن کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

تعلیم کے ساتھ معاشرہ کی اصلاح مولانا کے مشن کا حصہ تھا، مولانا جب فارغ ہوکر گاؤں میں تدریس سے وابستہ ہوئے اس زمانہ میں گاؤں اور علاقہ میں جہالت کے ساتھ بے شمار معاشرتی خرابیاں موجود تھیں ،شراب وجوا کا چلن عام تھا، غیر مسلموں کے ساتھ رہنے کی وجہ سے ان کی بہت رسومات مسلم معاشرہ کا حصہ بن چکیں تھیں، مولانا نے حکمت عملی کے ساتھ ان رسومات کو ختم کرنے کی کوشش شروع کی، مولانا کی مسلسل محنت سے ایک عرصہ بعد اس طرح کی خرابیاں دور ہوگئیں۔

مولانا محترم کو مسلمانوں کی اجتماعیت کی بڑی فکر تھی، چنانچہ اجتماعیت کو باقی رکھنے اور انتشار کو ختم کرنے کے لئے زندگی بھر کوشاں رہے، اور اس سلسلہ میں بھی یہ نہیں سوچتے کہ لوگ کیا کہیں گے، کیسے کیسے تبصرے ہونگے، بلکہ ہمیشہ دینی مصالح کو سامنے رکھتے اور اسی کے مطابق عمل کرتے، مولانا کی پوری زندگی اس جدوجہد کی عملی مثال ہے۔

مولانا کی زندگی ایسے اوصاف وکمالات سے عبارت تھی جو آج نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہیں، سب سے اہم بات یہ تھی کہ مولانا کی زندگی میں قول سے زیادہ عمل نظر آتا ہے، وہ گفتار کے غازی نہیں؛ بلکہ کردار کے غازی تھے، شرافت، مروت، مہمان نوازی، اہم علم کی قدر، لوگوں کے مسائل کی فکر، غریبوں کی دلجوئی مولانا کے خاص اوصاف تھے، مولانا کی ایک بڑی خوبی یہ تھی کہ ان کی زبان کبھی دوسروں کی غیبت سے آلودہ نہیں ہوئی، آپ غیبت سے بہت دور تھے، اور نہ صرف یہ کہ آپ خود کسی کی برائی نہیں کرتے؛ بلکہ دوسروں کی برائی سننا بھی پسند نہیں کرتے، اگر کوئی اس طرح کی بات شروع بھی کرتا تو بڑی حکمت سے دوسری بات شروع کر دیتے، یہ بات آج کے دور میں کتنی مشکل ہے، بآسانی سمجھا جاسکتا ہے۔ مولانا نے اپنے گاؤں کے مدرسہ اسلامیہ طوفان پور میں تدریسی خدمت انجام دی، اور وہاں سے سبکدوش ہونے کے بعد مولانا ممتاز علی مظاہری صاحب کی خواہش پر ان کے قائم کردہ ادارہ معہد البنات یعقوبیہ کی ذمہ داری سنبھالی، آپ ضعف وپیرانہ سالی کے باوجود اس ادارہ کے نظام کو بحسن وخوبی سنبھالتے رہے، اخیر عمر میں مختلف امراض کے شکار رہے، مگر ان سب کے باوجود مدرسہ کی ذمہ داری میں کوئی خلل نہیں آنے دیا۔

یوں مولانا مختلف امراض سے نبرد آزما رہے؛ لیکن گذشتہ رمضان میں مرض نے شدت اختیار کی، اور مسلسل مرض بڑھتا ہی گیا، پہلے دربھنگہ کے پارس اسپتال میں زیر علاج رہے، چند دنوں کے لئے افاقہ ہوا، پھر دوبارہ مرض نے شدت اختیار کرلی، اس مرتبہ دربھنگہ کے ڈاکٹروں نے پٹنہ لے جانے کا مشورہ دیا، آپ کے صاحبزادگان آپ کو پٹنہ لے گئے، علاج کی تدبیریں ہوئیں، مگر وقت موعود آپہونچا تھا، اس آخری وقت میں بھی اتباع سنت کا یہ حال تھا کہ جب دوبارہ حالت بگڑی تو اس وقت بعض لوگوں نے مشورہ دیا کہ اب وقت آگیا ہے، اس لئے علاج کے لئے پٹنہ لے جانا بے سود ہے، اس وقت مولانا پر غشی طاری تھی، اچانک آنکھ کھلی تو فرمایا علاج کرانا سنت ہے، قاضی رضوان (صاحبزادہ) مجھے علاج کیلئے جہاں لے جانا چاہیں میں جاؤں گا، ۲۸ رمضان کی صبح آپ نے آخری سانس لی، اور یوں قرآن کے نامور خادم، دین کے بےباک داعی اور دین وشریعت کے عظیم پاسبان سے محروم ہوگئی۔

۲۸ رمضان المبارک کو ہی عصر کے بعد گاؤں کے قبرستان میں تدفین عمل میں آئی، جنازہ میں شرکت کے لئے پورے علاقہ سے لوگ کھنچ کھنچ کر آگئے تھے، اور اتنی بڑی تعداد اس قبرستان میں پہلی بار دیکھی گئی، تدفین میں شرکت کی سعادت اس ناچیز کو بھی حاصل رہی، تدفین سے فارغ ہونے کے بعد مختصر دعا کر کے قبرستان سے واپسی ہوئی۔

مولانا مرحوم کے تلامذہ اور ان سے مستفیض ہونے والوں کی تعداد بلا مبالغہ سینکڑوں میں ہے،، جن میں سے بہت سے ہندوستان کے مختلف علاقوں میں علم دین اور اشاعت دین میں مصروف ہیں، یہ سب مولانا کیلئے بہترین صدقہ جاریہ ہیں، مولانا محترم اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کے لحاظ سے بھی منفرد مقام کے حامل تھے، آج کے مادی دور میں یہ بات یقیناً سنہرے حرفوں سے لکھے جانے کی ہے کہ اپنے تمام بچوں کی دینی نہج پر تربیت کرنے میں آپ پوری طرح کامیاب رہے، آپ کے چھ صاحبزادہ ہیں، یہ سب ماشاءاللہ حفظ قرآن کی دولت سے سرفراز اور دینی مزاج کے حامل ہیں، ان میں سے صرف ایک نے حفظ قرآن کے بعد عصری تعلیم حاصل کی ،اور سب کے سب نہ صرف علم دین کی اشاعت میں مصروف ہیں، بلکہ ان میں بعض بڑی نمایاں حیثیت کے مالک ہیں، یہ حضرات مولانا کے نسبی جانشیں بھی ہیں اور علمی جانشیں بھی، اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ آمین

بچیوں کی تعلیم و تربیت کیسے کریں

مفتی محمد امام الدین قاسمی مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ، پٹنہ

موجودہ دور میں معاشرہ اور سماج جس تیزی سے بگاڑ کی جانب بڑھ رہا ہے شاید اس سے پہلے اس تیزی سے نہیں بڑھ رہا تھا معاشرہ میں بگاڑ کی بنیادی وجہ گھر ہے گھر کے افراد کی اصلاح ہو جائے تو معاشرہ خود بخود ٹھیک ہو جائے گا لوگ معاشرہ کی اصلاح تو چاہتے ہیں لیکن اصلاح کا طریقہ درست نہیں ہوتا اصلاح کے لئے قرآن اور احادیث سے راہنمائی حاصل کرنی چاہئے۔ قرآن کریم نے معاشرہ کی اصلاح کے لئے بنیاد گھر کو بنایا ہے اور گھر سے بھی پہلے خاص طور پر گھر کے سرپرست اور گارجین کو اصلاح کی تلقین کی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”اے ایمان والو! تم خود کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن انسان اور پتھر ہیں“ (سورہ تحریم ۶) اس آیت میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے گھر کے سرپرست کو مخاطب کیا ہے کہ سب سے پہلے وہ اپنی اصلاح کرے، اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچائے، اس کے بعد اپنے گھر والوں کو اصلاح کرے اور انھیں جہنم کی آگ سے بچانے کی کوشش کرے۔ حضرت علیؓ نے اس آیت کی تفسیر و تشریح میں فرمایا کہ: اپنی اولاد کو تعلیم دو اور ان کو ادب سکھاؤ۔ فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ ہر شخص پر فرض ہے کہ اپنی بیوی بچوں کو فرائض شرعیہ اور حلال و حرام کے احکام کی تعلیم دے اور اس پر عمل کرانے کے لئے کوشش کرے۔

ترمذی شریف میں ہے: کسی باپ نے اولاد کو اچھی تربیت سے بہتر کوئی عطیہ نہیں دیا (ترمذی شریف ۱۶/۲) یعنی اچھی تربیت کرنا اور اچھے آداب سکھانا اولاد کے لئے سب سے بہترین عطیہ ہے۔ نیز ارشاد نبوی ہے: آدمی کا اپنی اولاد کو سلیقہ سکھانا اس سے بہتر ہے کہ ایک صاع صدقہ کرے (ترمذی شریف ۱۶/۲) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! والدین کے حقوق تو ہم نے جان لئے اولاد کے کیا حقوق ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ یہ ہے کہ اس کا نام اچھا رکھے اور اس کی اچھی تربیت کرے۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ تعلیم و تربیت اور تادیب والدین پر واجب ہے کوتاہی کرنے پر اللہ تعالیٰ مواخذہ فرمائیں گے۔ بخاری شریف کی روایت ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مرد اپنے گھر والوں کا نگراں ہے اور اس سے اپنے ماتحتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا، عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگراں ہے اور اس سے اس ذمہ داری کی باز پرس ہوگی (بخاری شریف ۸۹۳) نیز نسائی شریف میں ہے: جس چیز کا کسی کو اللہ تعالیٰ نے ذمہ دار بنایا ہے، قیامت کے دن اس سے سوال کیا جائے گا کہ اس نے اس چیز کا حق ادا کیا یا ضائع کیا تھا، یہاں تک کہ آدمی سے اس کے گھر والوں کے متعلق بھی پوچھا جائے گا۔ (نسائی شریف) انسان کی بیوی بچے اگر شریعت کے مطابق زندگی نہیں گذارتے ہیں اور گھر کا سربراہ اس کی پرواہ نہیں کرتا تو اولاد، بیوی، بچے اس آدمی کو جہنم میں لے جانے کا سبب بن جائیں گے۔ ان احادیث کی روشنی میں آج کے بدلے ہوئے حالات کے تناظر میں ہم غور کریں کہ مسلم لڑکیاں غیر مسلموں کے ساتھ شادی رچا رہی ہیں اس میں کہیں نہ کہیں ہماری کوتاہی اور غفلت کارفرما ہے ہم اپنے بچے اور بچیوں کو دینی تعلیم اور اسلامی تربیت سے دور رکھتے ہیں جب کہ آپ ﷺ نے تعلیم و تربیت پر بڑا زور دیا ہے۔

حضرت مالک بن حویرث سے روایت ہے کہ ہم حضور ﷺ کے پاس آئے اور سب کے سب جوان ہم عمر تھے ہم بیس راتوں تک وہیں رہے آپ بڑے رحم کرنے والے اور نہایت رحم دل تھے آپ یہ سمجھے کہ ہم کو اپنے گھر جانے کا اشتیاق ہوگا، آپ ﷺ نے پوچھا: تم اپنے گھر میں کس کس کو چھوڑ کر آئے؟ ہم نے بتایا، آپ نے فرمایا: تم اپنے گھر جاؤ اور وہیں رہو اور اپنے گھر والوں کو سکھاؤ اور ان سے کہو جب نماز کا وقت ہو تو ایک شخص آذان کہے اور جو سب میں بڑا ہو وہ امامت کرے (نسائی شریف)

بخاری شریف کی روایت ہے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جس کے دو اجر ہیں ایک وہ شخص جو اھل کتاب میں سے ہو اور وہ اپنے نبی پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ پر بھی ایمان لائے، دوسرا غلام جب وہ اپنے آقا کی خدمت کے ساتھ ساتھ حقوق اللہ کی ادائیگی کرے تیسرا وہ شخص جس کی باندی ہو پھر اس کو دینی علم کے ساتھ اس کی تربیت اچھے طریقہ سے کرے اس کو آزاد کر دے اور اس کا نکاح کر دے۔ (بخاری شریف ۲/۱)

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں: یہ حکم صرف باندی کے لئے نہیں ہے بلکہ اپنی اولاد اور عام لڑکیوں کے لئے بھی یہی حکم ہے (مرقات ج ۱/۷۹)

آپ ﷺ خود بھی عورتوں اور لڑکیوں کی تعلیم کا اھتمام فرماتے تھے اور ان کی خواہش پر آپ ﷺ نے باضابطہ ان کے لئے ایک دن مقرر کر دیا تھا۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے۔ خواتین نے آپ ﷺ سے عرض کیا، آپ کے پاس مرد حضرات بکثرت رہتے ہیں ایک دن ہم لوگوں کے لئے فارغ کر لیجئے جس میں آپ ہم لوگوں کو دینی تعلیم اور وعظ و نصیحت کیا کریں لہذا آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا (بخاری شریف ۱/۵۷)

اولاد کی تربیت میں والدین کا کردار بہت اہم ھوتا ہے اس لئے والدین کو چاہئے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت کا خاص خیال رکھیں کیونکہ بچہ کی زندگی پر سب سے زیادہ اثر گھر کے ماحول کا ھوتا ہے ماں کی گود بچے کی پہلی تربیت گاہ ہے۔

بحیثیت مسلمان ہم سب پر فرض ہے کے ہم گھر کے ماحول کو صاف ستھرا اور اسلامی بنائیں ہمارے گھر کا ماحول ایسا پاکیزہ ہو کہ ہر پل آخرت کی طرف دھیان رہے گھر کی چہار دیواری میں فحاشی اور برائی کا نام تک نہ ہو، اپنے ضروری کام کاج سے فارغ ہو کر اپنا زیادہ وقت اپنے گھر میں گزاریں، آج کل ہمارے معاشرہ میں جو آوارگی بے راہ روی ہے اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم اپنے گھر میں اپنی بیوی بچوں اور والدین کے ساتھ بہت کم وقت گزارتے ہیں اور پورا وقت چوک چوراہوں میں برباد کرتے ہیں اکثر دیکھا یہ گیا ہے کہ جو لوگ زیادہ تر گھر سے باہر رہتے ہیں ان کی نہ ازدواجی زندگی خوشگوار رہتی ہے اور نہ ہی والدین خوش رہتے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے ”اللہ نے تمہارے لئے تمہارے گھروں کو سکون کی جگہ بنایا ہے اور تمہارے لئے جانوروں کی کھال کے گھر بنائے جن کو تم کوچ کے دن اور قیام کے دن ہلکا پاتے ہو“ (سورہ نحل ۸۰)

صحابی رسول نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ نجات کن کاموں میں ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی زبان کو اپنے کنٹرول میں رکھ اور اپنے گھر کو اپنے لئے کافی سمجھ (ترمذی شریف ۲۴۰۶)

بہر حال بچوں کی تعلیم و تربیت ضروری ہے والدین میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے کہ دین، مذہب، عبادت اور اخلاقیات کے ہر شعبہ سے متعلق تعلیم کا انتظام کرے۔ خصوصاً بچیوں کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دی جائے۔

مصنوعی قومی یکجہتی

حضرت مولانا زبیر احمد ندیمی ملی استاذ مدرسہ معہد ملت، مالیگاؤں

دنیا میں مختلف بڑے بڑے افراد کے جنم دن، سالگرہ اور برتھ ڈے (یوم پیدائش) پر الگ الگ عنوانات سے پروگرام منعقد ہوتے رہتے ہیں، ۲/اکتوبر گاندھی جینتی، ۱۴/نومبر نہرو جینتی کی مناسبت سے ہمارے ملک میں بھی پروگرام منعقد ہوتے ہیں، ڈاکٹر رادھا کرشنن ، بھارت رتن مولانا ابوالکلام آزاد، بھارتی میزائل کے خالق، اے پی جے عبدالکلام کی یوم پیدائش کی مناسبت سے بھی پروگرام ہوتے رہتے ہیں۔

۳۱/اکتوبر سردار ولبھ بھائی پٹیل کی تاریخ پیدائش ہے۔ اس دن کو ملک کی موجودہ فرقہ پرست حکومت کی طرف سے قومی یکجہتی کے طور پر منانے کا اعلان ہوا، اور یہ دن اسی نام سے منایا بھی گیا۔ یہ اعلان آر ایس ایس کے سیاسی بازو بی جے پی کی حکومت کی طرف سے کیا گیا تھا واضح ہو کہ ۱۹۲۵ء میں آر ایس ایس کا قیام ڈاکٹر کیشو بلی رام ہیڈ گیوار کے ذریعہ عمل میں آیا۔ بعد میں گرو گولوالکر، دین دیال اپادھیائے جیسے افراد نے اس کے کام کو آگے بڑھایا، آر ایس ایس کی بنیاد ہی مسلم دشمنی پر ہے، اس لیے اس سے جڑے افراد سے مسلمانوں کے حق میں رواداری کے مظاہرے کی توقع فضول ہے۔ آگے چل کر بلراج مدھوک اور بالا صاحب دیورس جیسے افراد اس کاز کو آگے بڑھاتے رہے۔

آر ایس ایس کے موجودہ سرسنچالک موہن بھاگوت ہیں، جو ملک میں یونیفارم سول کوڈ کے وکیل اور بابری مسجد کے تعلق سے آرڈیننس لانے کے طرفدار ہیں۔ آزاد ہندوستان کے تین نمایاں افراد ملک کے پہلے وزیر اعظم، پنڈت جواہر لال نہرو، پہلے وزیر تعلیم بھارت رتن، مولانا ابوالکلام آزاد اور پہلے وزیر داخلہ سردار پٹیل سب ہی ملک کی ترقی اور ہندو مسلم اتحاد و یک جہتی کے لیے کوشاں رہے، ملک کے پہلے وزیر داخلہ کی حیثیت سے سردار پٹیل نے کشمیر سے کنیا کماری تک دیش کو اکٹھا رکھنے کے لیے کوشش کی۔ سردار پٹیل کے دور میں ۱۹۴۸ء میں پولس ایکشن کے ذریعے نظام سرکار کو ہندوستانی حکومت کا حصہ بنایا گیا اور اس میں بڑی تعداد کے اندر مسلمانوں کو خاک و خون میں تڑپایا گیا، یہ ایک بڑا المیہ اور ٹریجڈی ہے، انسانی جانوں کو بے دریغ قتل کرنے کے بجائے افہام و تفہیم یا زبان سے بھی یہ کام کیا جا سکتا تھا بدقسمتی سے ایسا نہیں ہو سکا۔

تقریباً ایک صدی پہلے سے ہندو مسلم منافرت کا جو کڑوا بیج بویا گیا ہے اس کے کڑوے کسیلے پھل ملک کے ماحول میں نمایاں ہیں، وہ مصنوعی قومی یکجہتی دن منا لینے سے ختم نہیں ہوں گے۔ اس کے لیے مسلسل دلوں کی صفائی اور آنکھوں کی مناسب بینائی کی ضرورت ہے، کاش کہ موجودہ حکومت کے ذمہ داران اس طرف دھیان دیں تو یہ ملک کی بڑی خدمت ہوگی ملک کے باشندوں کی فلاح و بہبود ذات پات اور مذہب سے ہٹ کر ملک کے باشی کی حیثیت سے ہو تو اچھا ہوگا۔

قومی یکجہتی کے تعلق سے آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کی یہ فکر پیش نظر رہے کہ ہندوستان کے لیے ہندو اور مسلم قوم دو آنکھیں ہیں، اگر ایک کو پھوڑ دیا جائے تو جسم کا حسن ختم ہو جائے گا۔

آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم بھارت رتن مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم نے ایک موقع سے اپنی تقریر میں فرمایا: ”میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ تم حاکمانہ اقتدار کے مدرسہ سے وفاداری کا سرٹیفکٹ حاصل کرو، اور کاسہ لیسی کی وہی زندگی اختیار کرو جو غیر ملکی حاکموں کے عہد میں تمہارا شعار رہا۔ میں کہتا ہوں کہ جو اجلے نقش و نگار تمہیں اس ہندوستان میں ماضی کی یادگار کے طور پر نظر آ رہے ہیں، وہ تمہارے ہی قافلے کے چھوڑے ہوئے ہیں، ان کے وارث بن کر رہو اور سمجھ لو کہ اگر تم خود بھاگنے کے لیے تیار نہیں تو پھر تمہیں کوئی طاقت نہیں بھگا سکتی، آؤ عہد کرو کہ یہ ملک ہمارا ہے ہم اس کے لیے ہیں اور اس کی تقدیر کے بنیادی فیصلے ہماری آواز کے بغیر ادھورے ہی رہیں گے۔“ (تحریک آزادی و یک جہتی ۸۷۔۸۸)

ملک کے موجودہ نفرت انگیز ماحول میں مسلمانان ہند کو کس طرح رہنا چاہئے، اسے مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے سنئے سمجھئے اور اس پر عمل کرنے کا تہیہ کیجئے مولانا فرماتے ہیں۔

”آپ دوسروں کے پیچھے چلنے کے لیے پیدا نہیں کیے گئے اور نہ خدا نے آپ کو اس ملک میں اس لیے بھیجا کہ آپ دوسروں کے حاشیہ بردار ہوں، اور آپ لوگوں کے اشاروں کو دیکھیں اور ان کے چشم و ابرو کو پہچاننے کی کوشش کریں کہ ملک کس رخ پر جا رہا ہے، ہم کسی قومی دھارے سے واقف نہیں، ہم تو صرف اسلامیت کے دھارے کو جانتے ہیں ہم تو دنیا کی قیادت و امامت کے لیے پیدا کیے گئے ہیں، آج ملک خودکشی کے لیے قسم کھا چکا ہے وہ آگ کی خندق میں گرنے کو تیار ہے۔“ (ہفت روزہ نقیب پھلواری شریف ۲۲/اکتوبر ۲۰۱۸ء)

زندہ رہنا ہے تو میر کارواں بن کر رہو
اس زمیں کی پستیوں پر آسماں بن کر رہو

معاشرہ میں بڑھتی بے راہ روی ـــــ اسباب وتدارک

مولانا محمد شبلی القاسمی ،نائب ناظم امارت شرعیہ

اللہ تعالیٰ نے دنیا کوایک خاص نظام کے تحت پیدا کیا ہے،ساری مخلوق اسی نظام اورخدا کی اسی بناوٹ کے تحت قائم ودائم ہے، جب کوئی مخلوق اس فطری نظام سے منحرف ہوتی ہے یا کوئی اور شخص اس نظام سے چھیڑ چھاڑ کرتا ہےتو دنیا میں فساد، بگاڑ اورتباہی آتی ہے،غور کریں جب سے دنیا بنی اورآسمان پرسورج اورچاند کا نظام قائم ہوا،اللہ تعالیٰ کی یہ دونوں بڑی مخلوق بھی اسی نظام قدرت کی پابندی کرتی چلی آرہی ہے،سورج پورب سے نکل کر پچھّم کوڈوبتا ہے،سورج کے اس نظام میں بھی کسی طرح کی تبدیلی نہیں آئی ،اگرسورج اس فطری نظام سے ہٹ کر پچھّم سے طلوع ہوکر پورب کی سمت ڈوبنے لگےتو دنیا تباہی اور بربادی کی شکار ہوجائے،اسی کوحدیث پاک میں قیامت یعنی دنیا کے اختتام کی بڑی علامت قراردی گئی ہے، پھرغور کریں سورج جب سے بنا اپنی شعاع سے دنیا کومنور کرتا آرہاہے،جب بھی سورج اپنا نور حکم خداوندی سے تھوڑی دیر کے لئے روک لیتا ہے جسے ہم سورج گرہن کہتے ہیں تو دنیا خوفناک اندھیرے کی چپیٹ میں آجاتی ہے،اور ہرانسان خوف ودہشت کا شکارہوجاتا ہے،اللہ تعالیٰ نے زمین کی لرزش اوراس کے زلزلے دور کرنے کی غرض سے زمین کی پشت پر پہاڑ کی کیل نصب کردی ،دنیا سے اگر پہاڑوں کوختم کر دیا جائےتو زمین زبردست زلزلہ کی زد میں آکر دنیا کی تباہی کا سامان بن جائے ،یہی حال جنگلات اور پیڑ پودوں کا ہے، یہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہیں جو دنیا کے نظام کا ایک مضبوط حصہ ہے، جب انسان اس سے تعرض اور چھیڑ چھاڑ شروع کردےتو موسم کے حالات بگڑ جائیں ،جس کا معمولی مشاہدہ ہم کرنے لگے ہیں ،قرب قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ موسم کا مزاج بدل جائے گا، بارش بے وقت ہوگی۔اور یہ سب خدائی بناوٹ کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کا نتیجہ ہوگی، کائنات کی اہم ترین مخلوق انسانوں کا بھی یہی حال ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مخصوص حکمت اورخاص نظام کے تحت اسے پیدا کیا اوراس کی دوصنفیں بنائیں،ایک کا نام مرد اوردوسرے کا عورت، پھر قدرت نے دونوں کی بناوٹ اورمزاج میں کھلا فرق رکھا، یہی فرق ان کی پہچان اور شناخت ہے،مثال کے طور پر مردوں کے چہروں پہ مونچھ اورداڑھی ہے، جوعورتوں کی تخلیق میں شامل نہیں ہے،مردوں کے سرکے بال منڈوانے یا کتروانے میں اس کا حسن معلوم ہوتا ہےاورعورتوں کے لانبے بال اس کی خوبصورتی اورزینت کا سامان ہے، ناک،کان چھیدوانا اور اس میں زیورات کا استعمال، پاؤں میں پازیب، گلے میں طوق، ماتھے پہ ٹیکا، یہ سب عورتوں کے لئے زینت وجمال کا سبب ہیں،اورمردوں کے لئے عیب اورنقص کی بات ہے۔عورتوں اورمردوں کی آواز اورچال ڈھال میں بھی قدرت نے واضح فرق رکھا ہے،حتی کہ جسم کی بناوٹ اوران دونوں کی صلاحیتیں بھی مختلف اورجداگانہ ہیں۔اس حقیقت کوسامنے رکھتے ہوئے یہ بات ذہن نشیں رہنی چاہئے کہ دنیا کی بقاء،اس کے استحکام اورفطری نظام پر رہنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنی بناوٹ اورفطری مزاج وشناخت پر قائم ودائم رہے،تا کہ اس کی تخلیق کے جو مقاصد ہیں وہ حاصل رہیں ،ورنہ انسانیت کا فساد وبگاڑ اوراخلاقیات کا زوال شروع ہوجائے گا،اورانسانوں سے گندے، پلید اورتباہ کن اعمال صادر ہونے لگیں،اورانسان ساری نعمتوں کے ہوتے ہوئے بھی بےلذت، بے کیف اور بے چین ہوجائے گا،اسی لئے اسلام عورتوں کواس کے مزاج، بناوٹ اورصلاحیت کے اعتبار سے تعلیمات ،ہدایات اور ماحول اور معاشرہ دینے کی پرزور وکالت کرتا آیا ہے،اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے عوتوں کواس کے مزاج اور تخلیق کے اعتبار سے ہم آہنگ دستور حیات دیا،اوران کواپنی فطرت اور شناخت بچائے رکھنے کا پابند بنایا،فطرت اور بناوٹ سے الگ راہ اپنانے کوممنوع قرار دیا۔اوراس پر اتنی سخت نگاہ رکھی کہ مردوں کو عورتوں کی آواز نکالنے اورعورتوں کومردانہ بول اختیار کرنے سے منع کیا،اسی طرح عورتوں اورمردوں کے لباس میں اس کے بناوٹ کے اعتبار سے فرق رکھا اورعورتوں کومردوں کے لباس پہننے اورمردوں کوعورتوں کے لباس استعمال کرنے سے سخت منع کیا، بلکہ ایسی عورتوں پر اسلام کے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی جومردوں کا لباس زیب تن کرے،اسی طرح ان مردوں کو مستحق لعنت قرار دیا جوعورتوں کا لباس پہنے۔عورتوں کے پوشیدہ مقامات کی نشاندہی کرتے ہوئے ساتر لباس (پوشیدہ مقام کو چھپانے والا) کا شریعت نے تاکیدی حکم دیا،اگرلباس ساتر نہ ہوتوایسی خواتین کے لئے سخت وعیدیں بتائی گئیں، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا **المرأة عورة إذا خرجت من بيتها استشرفها الشيطان** (ترمذی شریف) عورتیں سراپا پردہ ہیں، وہ جب گھر سے نکلتی ہیں توشیطان اس کی تاک جھانک میں لگ جاتا ہے،دوسری حدیث میں ہے کہ وہ دوسروں کی نظر میں ان عورتوں کو خوبصورت اور پرکشش بناکر پیش کرتا ہے،ایک حدیث میں ہے **نساء كاسيات عاريات مائلات مميلات لايدخلن الجنة** (مؤطاامام مالک) بہت سی خواتین کپڑے پہن کر بھی ننگی ہوں گی،خود بھی غیروں کی طرف مائل ہوں گی اوردوسروں کوبھی اپنی طرف مائل کریں گی، ایسی عورتیں ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوں گی،علماء نے اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ کپڑا پہن کر بھی ننگا ہونا یہ ہے کہ لباس اتنا چھوٹا ہوجو ستر کی جگہوں کو نہ چھپا سکے۔دوسری شکل یہ ہے کہ لباس تو مکمل ہو، لیکن اتنا چست ہوکہ جسم کی بناوٹ اوراس کا نشیب وفراز نظرآئے۔تیسری شکل یہ ہے کہ لباس ڈھیلا بھی ہواورستر کی جگہوں کو چھپائے بھی ہوں لیکن اتنا باریک ہوکہ باہر سے جسم نظرآئے۔یہ تینوں شکلیں کپڑا نہ پہننے کے مانند ہیں۔اسلام میں نگاہوں کی حفاظت کی بھی تاکید کی گئی ہے اورفرمایا کہ نگاہ شیطان کے چالوں میں پہلی چال ہےوہ نگاہ پر قبضہ کرکے بےحیائی اورزنا کے قریب کرتا ہے،حدیث شریف میں ہے **النظرة سهم من سهام ابليس مسموم فمن تركها من خوف الله اصابه الله ايمانا يجد حلاوته في قلبه** (مستدرک حاکم) نگاہ شیطان کے تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے، جوشخص اپنی نگاہ کواللہ کے خوف سے منع کی ہوئی جگہوں سے ہٹالےتو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ایمان کی حلاوت ولذت پیوست کردیتا ہے۔نگاہ کے غلط استعمال سے منع کرتے ہوئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا **العينان تزنيان وزناهما النظر واليدان تزنيان وزناهما البطش** (مسلم) آنکھوں سے بھی زنا کا صدور ہوتا ہےاوراس کا زنا بدنگاہی ہے، ہاتھ بھی زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اوراس کا زنا ناجائز چیزوں کا چھونا ہے۔الغرض عورتوں کی فطرت اورمزاج میں قدرت نے شرم وحیا پیدا کرکے انہیں خوبصورتی عطا کی ہے،ان کی آنکھوں کی لاج،ان کا حسن اوران کی پست وباریک آواز ان کا جمال اورکمال ہے،ان کے سرکا دوپٹہ،ان کی عصمت وآبرو کا سامان اوران کی عزت کا تاج ہے،ان کا پردہ کے ساتھ رہنا ان کی حفاظت کا ضامن اوران کے سکون کا باعث ہے،مذہب اسلام میں ان کے اس مزاج اور بناوٹ کا اس قدر خیال کیا گیا ہے کہ انہیں اپنی زندگی کی بقاء کے لئے کسب معاش سے بھی آزاد رکھا گیا،مردوں پرعورتوں اورلڑکیوں کی کفالت کی ذمہ داری دی گئی،اگرکوئی مرد اپنی بیوی کے نان ونفقہ ادا کرنے کی صلاحیت نہ رکھےتو اللہ تعالیٰ نے اسے شادی کرنے سے منع کیا،مگر دنیا میں بگاڑ اورمعاشرہ پلید نہ ہو،اوراس کا اخلاق وکردار پاک رہے،اس کے قدم نہ پھسلیں،اس کے لئے شریعت نے ایسے مردوں کوروزہ رکھنے کا حکم دیا،حاصل کلام یہ کہ عورتوں کا پردہ ان کی شرم وحیا،ان کی بناوٹ اورخالق کے ذریعہ بنائے گئے نظام کا حصہ ہے،اس کے قائم اورباقی رکھنے میں انسانی زندگی کا امن وسکون مضمر ہے، یہ فطری نظام جتنا مضبوط ہوگا،فیملی سسٹم اورخاندانی نظام اتنا ہی مضبوط اور بہتر ہوگا،اگر اللہ تعالیٰ کی اس بناوٹ میں تغیر وتبدل کی جانے لگےتو انسانی زندگی،معاشرہ اورخاندانی نظام درہم برہم ہوجائے گا،عورتوں کی تخلیق کے مقاصد فوت ہوجائیں گے، پھر دنیا کش مکش اورسخت بےچینی میں مبتلاء ہوجائے گی،آج جب ہم حالات کا جائزہ لیتے ہیں تو شرم وحیا،عفت وآبرو اور پاکیزگی کا ہرطرف جنازہ نکلتا نظرآرہاہے، آنکھوں کا پانی گرتا جارہا ہے، پردہ ،شرم وحیا اورعورتوں کے فطری نظام کے قائم رکھنے کی ہرکوشش کو قدامت پسندی اوردقیانوسیت کا نام دیا جارہاہے،عورتوں مردوں کا اختلاط،تعلیم اورملازمت کے نام پرعام ہوگیا،وہ زینت جو کبھی صرف اپنے شوہروں کے لئے اختیار کی جاتی تھی وہ اب غیروں کے لئے زیادہ ہونے لگی ہے،شادی بیاہ کی محفلیں ان کے حسن جمال ،زیب وزینت کی نمائش گاہ بن گئیں ہیں، وہ کپڑے جواللہ تعالیٰ نے شرم کی جگہ کو چھپانے کے لئے دیئے،اب وہ شرم اورستر کی جگہ کوابھارنے اورلوگوں میں رغبت پیدا کرنے کے لئے استعمال ہونے لگے ہیں،موبائل اورنیٹ نے شرم وحیا کی ساری عمارتیں زمیں بوس کردی ہیں،محرم غیرمحرم، جائز وناجائز کا سارا فرق مٹتا جارہا ہے،شہوتوں اورہوس کی تکمیل کے لئے ساری حدیں توڑ دی گئی ہیں،نیٹ اورموبائل نے ذہن ودماغ اتنے گندے کئے اوراس طرح آوارگی میں مبتلاء کیا کہ مذہب کا بھی خیال جاتا رہا،کسی بھی قوم کی بہو بیٹیاں آج دوسرے مذہب کے ہوس کاروں کی ہوس کے شکار بن جارہی ہیں، بین المذاہب شادیوں کا راستہ کھول دیا گیا ہے، حالات اس قدر خراب ہوچکے ہیں کہ ملک کی سب سے بڑی عدلیہ نے ہم جنسی کو جائز قرار دیدیا ہے،اورفطرت سے بغاوت کرکے مرد مرد سےاورعورتیں عورتوں سے جنسی خواہشات کی تکمیل کرتی نظرآرہی ہیں،اسی عدلیہ نے ایک شوہر کے ہوتے ہوئے اپنی مرضی سے دوسرے مردوں سے جسمانی رشتہ قائم کرنے کا بھی حق عورتوں کودے دیا،اسی طرح اپنی بیویوں کے ہوتے ہوئے دوسری عورتوں سے جسمانی تعلق بنانے کی آزادی مردوں کو دے دی، جس نے معاشرتی زندگی ،فیملی سسٹم ،خاندانی نظام اور پاکیزہ معاشرہ کا جنازہ نکال دیا،گھریلو نظام درہم برہم ہوگئے ،میاں بیوی کے رشتے کمزور پڑ گئے ،دونوں ایک دوسرے کوشک کی نگاہ سے دیکھنے لگے،اوردونوں نے اپنی تسکین کے لئے الگ الگ سامان منتخب کرلئے ، بچے ماں باپ کی شفقت ومحبت اوران کی تعلیم وتربیت سے محروم ہوگئے،کیا شادی شدہ کیا کنوارے ،سب موبائل کی دنیا میں مصروف اورایک دوسرے سے بے پروا ہوگئے ہیں، نکاح کے بندھن تیزی سے ٹوٹ رہے ہیں،طلاق کی شرح میں زیادتی ہونے لگی ہے، بیویاں خود اپنے شوہروں سے طلاق مانگنے کی روش پر چل پڑی ہیں، آہ کیا ہوگیا،مزاج کی اس آزادی اورآوارگی نے الحاد و بے دینی کے دروازہ کھول دیئے، بڑی تیزی سے خود مسلم بہو بیٹیاں غیرمسلم نوجوانوں کی شکار ہورہی ہیں،ان کی محبت کے دام میں مبتلاء ہوکر مذہب اسلام جیسی قیمتی اورابدی نعمت کوچھوڑ کر کفر وارتداد اپنا رہی ہیں،اس وقت آرایس ایس اوردیگر اسلام مخالف قوتوں نے بھی ان گندے حالات اورآوارہ مزاجی کا منصوبہ بند فائدہ اٹھانا شروع کردیا ہے،افسوسناک اورحیرت انگیز خبر یہ ہے کہ پورے ملک میں روزانہ سیکڑوں کی تعداد میں ہماری لڑکیاں ارتداد کی شکار ہورہی ہیں،اس ارتداد سے کوئی گاؤں اورعلاقہ بچا ہوانہیں ہے۔

ایسے میں قوم کے ذمہ دار اشخاص ،سماجی کارکنان ،ملی فکر رکھنے والے افراد، باغیرت نوجوان اورعلماء وائمہ آگے بڑھیں اورشہر سے لیکر دیہات تک ایسی ٹیم تیار کریں، جواس سیلاب کا رخ موڑ سکے،خواتین بالخصوص اسکول اورکالج میں پڑھنے والی لڑکیوں پر مشتمل ہفتہ عشرہ یا کم از پندرہ دنوں میں محلوں اورگاؤں کے درمیان محفوظ مقام پر جلسہ منعقد کریں،ان کواسلام ،آخرت ،مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے،حساب وکتاب ،اللہ تعالیٰ کے سامنے پیشی اور جنت وجہنم کے عقیدے سے باخبر کریں ،انہیں ان کی عفت وحیا اور پردہ کی اہمیت اورضرورت بتائیں، اوران میں اسلامی طرز حیات پیدا کرنے کی کوشش کریں، اہل علم اورصاحب حیثیت لوگ مسلم آبادی کے درمیان گرلس اسکول اورکوچنگ سنٹر قائم کریں، عموما اسکول ،کالج اورکوچنگ سنٹروں کے بگڑتے ماحول نے ارتداد کی راہ ان کے لئے آسان بنادیا ہے، اپنے حلقہ کے ایم ایل اے اورسیاسی رہنماؤں کے ذریعہ سرکار سے مطالبہ کرے کہ ہر پنچایت میں گرلس اسکول اورہائی اسکول قائم کریں،والدین اپنے ذمہ داریوں کو سمجھیں، بھائی اپنی غیرت کوجوش دے اوراپنی بیٹیوں اوربہنوں کے لئے دینی تعلیم وتربیت کا نظم کرکے گھر میں دینی ماحول بنائیں ،نماز وتلاوت کا خواتین کوبھی پابند بنائیں ،شرعی پردہ اورحجاب کی حکمتیں انہیں بتائیں، والدین اپنی بچیوں کی صغرسنی ہی سے ان کے لئے ساتر لباس کا نظم کریں،عموما ہم بچپن میں لڑکیوں کوایسے لباس پہناتے ہیں جس سے ستر پوشی نہیں ہوتی، جواں ہوکر بھی لڑکیاں انہی لباسوں کی عادی بن جاتی ہیں،اس طرح کی تدابیر ملت کے ہر باشعور اور ذمہ دار شخص کواپنانی ہوگی،تب ہی عریانیت کے اس دور میں ہم اپنے بچے اور بچیوں اورخود اپنے ایمان کی حفاظت کرسکتے ہیں۔

\MD ASADULLAH\Downloads\12.11.2018.inp 12-11-2018 06:59 PAGE 7 (1,1)

سیرت نبوی پر چل کر ہی انسانیت کی فلاح ممکن

مولانا انیس الرحمن قاسمی ناظم امارت شرعیہ

ربیع الاول کا مہینہ شروع ہونے والا ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں رسول اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساری انسانیت کے لیے رحمت بن کرتشریف لائے، آپ کی ولادت محقق قول کے مطابق ۹/ربیع الاول مطابق ۲/اپریل ۵۷۱ءکومکہ میں ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری دنیا کو ہدایت، امن، سکون اور محبت وانصاف کا راستہ دکھایا ۔دنیا کی ساری ناانصافیوں، ظلم وستم اورنفرت وعداوت کا خاتمہ کیا۔ ربیع الاول کے اس مبارک مہینہ کا تقاضا ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اورآپ کی تعلیمات کو یادکریں اوران پرعمل پیرا ہونے کا عزم مصمم کریں۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انسانوں کوحسن اخلاق، آپسی بھائی چارہ، تمام انسانوں سے محبت، رشتہ داروں، پڑوسیوں اوراللہ کے تمام بندوں سے بلاتفریق مذہب وملت محبت کرنے کا حکم دیا اور جھگڑا فساد اور قتل وغارت گری سے دور رہنے کا پیغام دیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ایسی ہیں کہ ان پرعمل کرنے سے دنیا امن وسکون کا گہوارہ بنے گی۔ ہم سب کو چاہئے کہ آپ صلی اللہ علیہ کی سیرت اورآپ کی احادیث پڑھیں، ان کو یاد کریں، ان پر عمل کریں اور جہاں تک ہوسکے اپنے بھائیوں، دوستوں، گھر والوں اور متعلقین تک پہونچانے کی کوشش کریں، غیر مسلم بھائیوں تک بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام امن وانصاف کو پہونچائیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا تذکرہ کرتے ہوئے ناظم صاحب نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس دنیا سے اٹھالئے جانے کے بعد تقریباً چھ صدی تک دنیا گمراہی اور ضلالت میں مبتلاء تھی، اللہ کے سوا کوئی ایسی چیز باقی نہیں تھی جس کو معبود کا درجہ نہ دیا گیا ہو، دنیا ظلم وجور سے کراہ رہی تھی، اس کے خاتمہ کے لیے اللہ رب العزت نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کوایک جامع اور مکمل شریعت دے کر بھیجا اور آپ کی ذات اور سیرت کو روشن بنایا، تاکہ آپ ہر طبقہ اور سماج کے انسانوں کی ہدایت کے لیے جامع بن سکیں۔ اسی لیے نہ صرف یہ کہ آپ کی تئیس سالہ نبوی زندگی کے خلوت وجلوت، معاشرت وسیاست اور سفر وحضر کے واقعات محفوظ ہیں، بلکہ نبوت سے پہلے کی زندگی کے حالات بھی روشن دن کی طرح ہیں، جس کا کوئی پہلو نگاہوں سے اوجھل نہیں ہے۔ اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلق عظیم عطا کیا تھا اور آپؐ سارے عالم کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اخلاق اعلیٰ اور عظیم ہیں اور انسانی فطرت کے مطابق ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاقیات کی تکمیل کو رضائے الٰہی اور آخرت کی کامیابی کا ذریعہ بتاتے ہوئے اپنے بارے میں فرمایا ہے، میں اخلاق حسنہ کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کیا ہیں کس طرح آپ رہتے تھے، اس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: ’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ خوش گوار، خوش مزاج رہتے تھے، اخلاق کریمانہ کے حامل تھے بہت آسانی سے دوسروں کی طرف توجہ فرماتے تھے، سخت دل اور ترش رو نہ تھے، چیختے چلاتے نہ تھے، برے اور بے حیا نہ تھے، کسی کی عیب جوئی نہ کرتے تھے اور نہ بخیل وکنجوس تھے جس چیز کو ناپسند کرتے تھے اس سے پرہیز کرتے تھے، مگر پیش کش کرنے والوں کو اپنے کرم سے مایوس نہیں کرتے تھے اور نہ اس کا وعدہ کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشرتی اور گھریلو زندگی بھی اعلیٰ نمونہ تھی، جب آپ گھر میں آتے تو اپنی ازواج کے ساتھ الفت ومحبت اور خوش اخلاقی سے پیش آتے تھے، ان کی حقوق کی ادائیگی اور عدل وانصاف میں بے حد احتیاط رکھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں وہ شخص اچھا ہے جو اپنے اہل وعیال کے لیے بہتر ہو اور میں تم میں سب سے بہتر ہوں اپنے اہل وعیال کے لیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اقارب اور رشتہ داروں کا بھی بے حد خیال رکھتے تھے، سب سے پہلے دین کی دعوت بھی ان کو دیتے اور راہ حق کی طرف ان کو بلاتے۔ آپ کی سیرت تمام انسانوں سے محبت، ان کی خدمت اور حاجت روائی کی ہے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عام لوگوں کے راستہ کو تنگ رکھنے اوراس کو گندہ کرنے سے بھی منع فرماتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سماج کے کمزور افراد، بچوں، عورتوں، مزدور، غلام، ضعیف، اپاہج، مسکین، یتیم، بیمار اور پریشان حال افراد کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی اور عملی طور پران کے ساتھ بہتر برتاؤ کر کے تمام انسانوں کے لیے سب سے بہتر نمونہ پیش کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پرایمان کا تقاضہ ہے کہ آپ کی مکمل اطاعت کی جائے، اور آپ کی سیرت پرمکمل عمل کیا جائے اسی سے دنیا میں امن وامان پیدا ہوگا اور یہ سماج اور معاشرہ خوشحال بھی بنے گا اور دنیا پیار ومحبت کا گہوارہ بنے گی۔ ہمیں اس مہینہ کا استقبال آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے کرنا چاہئے اس کے لیے درج ذیل طریقے اپنائے جاسکتے ہیں!

(۱) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ سے متعلق مختلف واقعات خاص طور پرانسانی حقوق، امن وسکون، تحمل ورواداری اورعورتوں وبچوں کے حقوق وغیرہ سے متعلق اموراوران سے حاصل ہونے والے نتائج اور اثرات پرجلسے، سیمینار، سمپوزیم کا انعقاد کیا جائے اور غیر مسلم بھائیوں کوبھی اس میں مدعو کیا جائے۔ (۲) سیرت کے موضوع پرچھوٹے چھوٹے کتابچے اردو، ہندی اورانگریزی میں چھپوا کر مسلم وغیر مسلم بھائیوں تک پہونچایا جائے اور مطالعہ کے بعد منعقد کسی مجلس میں ان کو مدعو کر کے حیات مبارکہ پر بولنے کا موقع دیا جائے۔ (۳) سوشل سائٹس اور نیٹ ورک کا بھی استعمال کیا جائے اور اسلام کی صحیح اور سچی تعلیمات کو اس کے ذریعہ لوگوں تک پہونچایا جائے۔ اگر کوئی منفی بیان ہے تو اس کا بھی جائزہ لیا جائے اور توازن، اعتدال اور مثبت اسلوب میں اس کا جواب دیا جائے۔ (۴) علماء وائمہ جمعہ ودیگر مجلسوں میں اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ پر موثر تقریریں کریں، تاکہ مسلمان اپنی زندگی کو نبوی سانچے میں ڈھالنے کی سعی کریں اوران کے اندر داعیانہ کردار پیدا ہوسکے۔ (۵) موجودہ حالات میں مدارس، مکاتب، اسکول اور مختلف اداروں کے ذمہ داروں سے بھی اپیل کرنی چاہئے کہ سیرت کے موضوع پر پروگرام منعقد کریں اور طلبہ وطالبات اس موضوع پر تیاری کر کے تقریر کریں۔ (۶) ملک کے مختلف جریدوں اور اخبارات ورسائل میں سیرت پاک کے مختلف گوشوں پر مضامین شائع کرائیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کریں۔ بہتر ہوگا کہ وہ سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پرخصوصی شمارہ شائع کریں، جس میں موجودہ دور کے مسائل عدم رواداری اور تشدد کی جگہ تحمل وامن کے نبوی ارشادات اور واقعات کو پیش کریں۔

ہندوستانی مسلمان غیر ملکی اسکالروں کی نگاہوں میں

ڈاکٹر مشتاق احمد پرنسپل، سی ایم کالج، دربھنگہ

حال ہی میں تین امریکی ماہرین معاشیات نے اپنے ایک طویل مقالے میں ہندوستان میں رہنے والے مسلمانوں کی معاشرتی، تعلیمی، سیاسی اور مذہبی زندگی کا جائزہ پیش کیا ہے۔ ان لوگوں نے اپنے تحقیقی مقالے میں یہ انکشاف کیا ہے کہ ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے اور جمہوریت میں ہرشہری کو یہ آزادی حاصل ہوتی ہے کہ وہ اپنی زندگی اپنی پسند سے بسر کرے۔ جمہوریہ نظام حکومت میں ہرشہری کو مساوی حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان میں دلت اور قبائل طبقے کے مقابلے مسلمانوں کی ترقی نہیں ہورہی ہے۔ اس تحقیقی مقالے میں یہ بھی انکشاف کیا گیا ہے کہ مسلمان آزادی کے بعد دنوں دن پسماندگی کے شکار ہوتے جارہے ہیں۔ ان امریکی اسکالروں نے اپنے تحقیقی مقالے میں یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کے ساتھ ذہنی تعصّبات وتحفظات برتے جاتے ہیں۔ نتیجہ ہے کہ وہ ترقیاتی میدان میں آزادانہ اپنی شناخت قائم کرنے میں ناکام ہیں۔ ان مقالہ نگاروں نے یہ بھی انکشاف کیا ہے کہ ہندوستان میں جنوب کے مقابلے شمال کے مسلمان زیادہ پسماندہ ہیں۔ واضح ہو کہ امریکہ کے ڈارٹ ماتھ کالج کے استاد پالنوساد، چارلی نفلکیں اور سیم اہسر ہیں۔ عالمی بینک کے ترقیاتی آفیسر سیم اہسر نے حال ہی میں ہندوستان میں رہنے والے مسلم طبقے کی معاشرتی، معاشی، سماجی، سیاسی اور مذہبی زندگی کا جائزہ لیا ہے۔ ان لوگوں نے اپنی تحقیق کے ذریعے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ کیا وجہ ہے کہ ہندستانی مسلمان دنوں دن پسماندہ ہوتے جارہے ہیں۔ ان لوگوں کی نظر میں مسلمانوں کی پسماندگی کی سب سے بڑی وجہ سرکاری انتظامیہ میں ان کی عدم حصہ داری، فرقہ پرستی اور اجتماعی شعور کا نہ ہونا ہے۔ اس تحقیقی مقالے کے مطالعہ سے جو نکات سامنے آتے ہیں وہ یہ ہیں کہ اگر مسلمانوں کے اندر اجتماعی شعور پیدا نہیں ہوسکا جس کی وجہ سے وہ ترقی نہیں کرسکے ہیں۔ ان لوگوں نے مسلمانوں کے تعلیمی اداروں پر بھی سوالات کھڑے کیے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مسلم علاقے میں جو تعلیمی ادارے چل رہے ہیں وہ عصری تقاضوں کو پورا نہیں کرپارہے ہیں۔ جو چھوٹے چھوٹے مدارس ہیں ان میں مقامی سطح پر بچے شامل ہورہے ہیں اور انہیں محض مذہبی تعلیم تک محدود رکھا جارہا ہے۔ جب کہ آج کی دنیا میں عصری تعلیم بالخصوص تکنیکی تعلیم کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے اور تکنیکی تعلیم اسی وقت ممکن ہے جب وہ علاقائی سطح سے اوپر اٹھ کر مسلم آبادی خود کو مستحکم کرے گی۔ ظاہر ہے یہ تحقیق ہندوستانی مسلمانوں کے لیے چشم کشا ہے کہ تینوں ماہرین معاشیات نے جدید طریقہ کار سے مسلمانوں کی پسماندگی کا جائزہ لیا ہے اور دلت پسماندہ طبقے سے تقابلی مطالعہ کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ آزادی کے بعد جمہوری نظام میں پسماندہ طبقے کو خاطر خواہ فائدہ ہوا ہے۔ بالخصوص تعلیمی شعبے میں درج فہرست ذات اور درج قبائل کو جو سہولت میسر ہیں وہ مسلم طبقہ کو نہیں ہیں۔ ان لوگوں نے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ چونکہ مسلمانوں کے لیے ملک کے بڑے تعلیمی اداروں میں وہ سہولت فراہم نہیں ہیں جو دلت طبقے یا قبائل کے لیے کی جارہے ہیں۔ یہ بھی وضاحت کی گئی ہے کہ ہندوستان میں فرقہ وارانہ نظریہ سے تعلیمی ادارے چلائے جارہے ہیں اور ہندتوا کو مستحکم کرنے والے تعلیمی اداروں میں مسلمانوں کا داخلہ بند ہے جبکہ دلت طبقے کو یہ آزادی حاصل ہے کہ وہ کسی بھی تعلیمی ادارے میں داخل ہوکر تعلیم حاصل کرسکیں۔ سیاسی طور پر بھی یہ کوشش کی جارہی ہے کہ دلت وقبائل کو ہندوتو کا سبق سکھایا جائے اس لئے ان تعلیمی اداروں میں جہاں مسلمانوں کا داخلہ ممنوع ہے وہاں دلت طبقہ کے بچوں کو داخلہ بہ آسانی مل جاتا ہے۔ ان اسکالروں نے یہ بھی انکشاف کیا ہے کہ چونکہ ملک میں فرقہ وارانہ فسادات کی وجہ سے مسلمان ایک جگہ سے دوسری جگہ ہجرت کرجاتے ہیں، اپنا گھر بار چھوڑ کر چلے جاتے ہیں وہ چاہ کر بھی اپنے آبائی وطن کو لوٹنا نہیں چاہتے کیونکہ انہیں اپنی زندگی کا خوف ستاتا ہے جبکہ دلت طبقے یا دوسرے طبقے کو یہ خطرہ نہیں ہے وہ پورے ملک میں کہیں بھی آبادی ہو کہ ویرانہ، آزادانہ طور پر رہ سکتے ہیں، تجارت کرسکتے ہیں۔ جبکہ مسلمانوں کے لیے ایسا ممکن نہیں ہے۔ اس لئے مسلم طبقہ ایک خاص علاقے تک محدود ہے۔ ان لوگوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اگر واقعی مسلمانوں کو پستی سے نکالنا ہے تو انکے جان و مال کا تحفظ ضروری ہے اور تعصب سے اس کو نجات دلانا ہوگا۔ مسلم طبقے کی نئی نسل کے لئے اعلی تعلیم کے ادارے قائم کرنے ہونگے، دیہی علاقے میں جو مسلمان رہتے ہیں ان کے لئے بھی عصری تعلیم گاہوں کا نظام کرنا ہوگا۔ ساتھ ہی ساتھ جب تک ان کے اندر خوف وہراس ہوگا وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ نہیں جاسکتے اور اپنے لئے ترقی کی راہ ہموار نہیں کرسکتے۔ حال میں جو ہجومی تشدد کے واقعات رونما ہوئے ہیں اس سے بھی مسلمانوں کے اندر خوف وہراس پیدا ہوا ہے۔ چھوٹے چھوٹے کاروبار کرنے والے بھی اب خوف کے مارے اپنے علاقے سے باہر جانا نہیں چاہتے۔ ظاہر ہے مقامی سطح پر وہ چھوٹی تجارت کے ذریعے وہ ترقی نہیں کرسکتے۔ اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ ملک میں ایسی سازگار فضا تیار کی جائے کہ مسلمانوں کے اندر جو خوف وہراس ہے اس سے وہ باہر نکل سکیں۔ اس تحقیقی مقالے میں یہ نتیجہ بھی اخذ کیا گیا ہے کہ اگر واقعی ہندوستان کو ایک ترقی یافتہ ملک بننا ہے تو مسلمانوں کی ترقی لازمی ہے۔ جب تک مسلمان پسماندہ ہوں گے یہ ملک ترقی نہیں کرسکتا۔

اب سوال اٹھتا ہے کہ مسلمانوں کے اندر سے خوف وہراس کس طرح دور ہوگا۔ جب تک قومی سطح پر یہ مزاج نہیں بنے گا کہ ملک کے مسلمانوں کے لئے بھی ترقی کے راستے ہموار کئے جائیں اس وقت تک مسلمان ترقی کی طرف گامزن نہیں ہوسکتے۔ ان ماہرین معاشیات کی تحقیق میں جو سب سے اہم نکتہ ہے وہ یہ ہے کہ جس طرح دلت طبقے اور قبائلی طبقہ کو آزادی حاصل ہے کہ وہ ملک کے کسی بھی حصے میں آزادانہ طور پر تجارت کرسکتے اور رہ سکتے ہیں اسی طرح مسلمانوں کے لیے بھی مواقع فراہم کئے جائیں۔ جب تک ان کے لیے ملک میں خوشگوار فضا قائم نہیں ہوگی اس وقت تک مسلمان کسی بھی شعبے میں ترقی نہیں کرسکتے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس سے پہلے ملکی سطح پر بھی جتنے کمیشن کی رپورٹ آئی ہیں خواہ سچر کمیٹی ہو یا رنگ ناتھ کمیشن سب میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ مسلمان دلت سے بھی پسماندہ ہے۔ غرض کہ اس ریسرچ میں جو نکتہ سامنے آیا ہے وہ بہت ہی اہم ہے کہ مسلمانوں کی پسماندگی کی آخر وجہ کیا ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہندوستان کی تمام سیاسی جماعتوں کو اس پر غور وفکر کرنا ہوگا کہ کس طرح مسلمانوں کے لیے ملک میں خوشگوار فضا قائم ہو تاکہ مسلمان آزادنہ طور پر زندگی کے کسی بھی شعبے میں اپنی موجودگی کا احساس کراسکے۔ فرقہ پرستی کی وجہ سے سیاسی شعبے میں تو مسلمانوں کی نمائندگی دنوں دن کم ہوتی جارہی ہے۔ (بقیہ صفحہ۔۔۔پر)

سید محمد عادل فریدی

اخبارِ جہاں

یمن میں تشدد سے ہزاروں افراد کی زندگی خطرے میں: اقوام متحدہ

یمن کے بندرگاہی شہر الحدیدہ میں تازہ تشدد سے ہزاروں افراد کی زندگی خطرے میں پڑ گئی ہے، جہاں تشدد بھڑکنے کی وجہ سے ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (ڈبلیو ایچ او) کو متاثرین تک ضروری طبی امداد لے کر پہنچنے میں دشواریوں کا سامنا ہے۔ اب تک اس تشدد میں دو سو سے زیادہ لوگوں کی ہلاکت ہو چکی ہے۔ ڈبلیو ایچ او کے علاقائی ڈائریکٹر ڈاکٹر احمد المنضری نے ایک بیان میں کہا کہ الحدیدہ میں پر تشدد جھڑپیں اب اسپتال کے علاقوں کے نزدیک پہنچ چکی ہیں، جس سے حفاظتی اور طبی عملہ، مریض اور ایمبولینس کی آمد و رفت متاثر ہو رہی ہے۔ علاقے میں طبی مراکز کی سرگرمیاں بھی متاثر ہوئی ہیں، جہاں سیکڑوں ضرورتمندوں کو ضروری علاج نہیں مل پا رہا ہے۔ (یو این آئی)

کانگو میں ایبولا سے نمٹنے کے لئے نئے اقدامات کارگر ثابت ہو رہے ہیں: اقوام متحدہ

اقوام متحدہ کے امن کی بحالی کے لئے کام کرنے والے محکمے اور صحت کی عالمی تنظیم (ڈبلیو ایچ او) نے کہا کہ براعظم افریقہ کے ملک کانگو میں ایبولا وائرس کے اثر کو ختم کرنے کے لئے کئے گئے نئے اقدامات مثبت ثابت ہو رہے ہیں۔ صحت کی عالمی تنظیم کے ڈرائیریکٹر جنرل ڈاکٹر ٹیڈ روس ایڈہانوم گیبیر یس اور اقوام متحدہ کے امن مشن کے اڈیشنل جنرل سکریٹری جین پیئرے لیکرو ہلکس نے وزیر صحت ڈاکٹر اولی ایلونگا کلینگا کے ساتھ سات نومبر کو کانگو کے مشرقی شہر بینی کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے صحت کے لئے کام کرنے والے کارکنان، سیول سوسائٹی کے نمائندوں، امن فوج اور مقامی حکام سے ملاقات کی۔ (یو این آئی)

امریکہ میں وسط مدتی انتخابات؛ ریپبلکنز کو شکست، تین مسلم خواتین بھی کامیاب

امریکہ میں ہونے ولاے وسط مدتی انتخابات کے تقریباً سبھی نتائج آ چکے ہیں جس میں ریپبلکنز پارٹی کی شکست ہوئی ہے۔ اس وسط مدتی انتخابات میں امریکہ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ تین مسلمان خواتین منتخب ہو کر کانگریس کا حصہ بن گئیں۔ اس سے قبل مسلمان مرد منتخب ہو کر کانگریس میں پہنچ چکے ہیں تاہم الہان عمر، صفیہ وزیر اور رشیدہ طالب وہ پہلی مسلم خواتین ہیں جو امریکی ایوان نمائندگان میں امریکی عوام کی نمائندگی کریں گی۔ (یو این آئی)

نائن الیون کے بعد امریکی جنگ: عراق، افغانستان، پاکستان میں پانچ لاکھ افراد ہلاک

ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر کیے گئے حملوں کے بعد شروع کی جانے والی امریکی جنگ کے دوران عراق، افغانستان اور پاکستان میں تقریباً نصف ملین یعنی پانچ لاکھ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ امریکی براؤن یونیورسٹی کے بین الاقوامی تعلقات اور عوامی امور کے شعبے کی جانب سے کرائے گئے ایک جائزے کے مطابق انسداد دہشت گردی کی امریکی جنگ کے دوران ہونے والی ہلاکتوں کی تعداد چار لاکھ اسی ہزار سے لے کر پانچ لاکھ سات ہزار کے درمیان ہو سکتی ہے۔ تاہم اصل تعداد اس سے کہیں زیادہ ہو سکتی ہے۔ اس جائزہ رپورٹ کو نیٹا کرافورڈ نے مرتب کیا ہے۔ اس جائزے کے مطابق ان سترہ برسوں میں ہلاک ہونے والوں میں شدت پسند، مقامی پولیس اور فوج کے اہلکاروں کے ساتھ ساتھ عام شہریوں کے علاوہ امریکی و اتحادی افواج کے اہلکار بھی شامل ہیں۔ ان اعداد و شمار میں مارے جانے والے ان تمام افراد کو شامل نہیں کیا گیا، جو بالواسطہ طور پر اس جنگ کی زد میں آ کر ہلاک ہوئے، مثال کے طور پر بنیادی ڈھانچے کے تباہ ہونے یا وبائی امراض پھیلنے سے۔ (قومی آواز)

کیلیفورنیا کے بار میں فائرنگ سے ۱۲/افراد ہلاک

امریکی ریاست کیلیفورنیا کے ایک بار میں مسلح شخص کی اندھا دھند فائرنگ کے نتیجے میں کم از کم ۱۲/افراد ہلاک ہو گئے۔ امریکی میڈیا رپورٹس کے مطابق واقعہ لاس اینجلس شہر میں واقع ''تھاؤزنڈ اوکس'' بار میں پیش آیا جہاں نامعلوم شخص نے وہاں موجود لوگوں پر گولیاں چلا دیں جس سے بھگدڑ مچ گئی اور لوگ جان بچانے کے لیے محفوظ مقامات کی تلاش میں لگ گئے۔ فائرنگ کے نتیجے میں سیکورٹی گارڈ سمیت ۱۲/افراد کے ہلاک ہونے کی تصدیق کی گئی ہے جب کہ مسلح شخص بھی ہلاک ہو گیا۔ (نیوز ایکسپریس)

روس میں کثیر الجہتی افغان امن مذاکرات کا آغاز

روس کی میزبانی میں سترہ سالہ افغان جنگ کے خاتمے کے لیے امن مذاکرات کا آغاز ہو گیا ہے جس میں امریکہ، چین، پاکستان اور بھارت سمیت ۱۲/ممالک کے وفد شرکت کریں گے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کے مطابق افغانستان اور طالبان کو سترہ سال سے جاری افغان جنگ کو ختم کرنے کے لیے راضی کرنے اور کسی ممکنہ حل کی جانب پہلا قدم بڑھانے کے لیے روس نے کثیر الملک امن مذاکرات کا انعقاد کیا ہے۔ طالبان کی جانب سے بھی ۶/نومبر کو اعلان کیا گیا تھا کہ قطر میں مقیم طالبان کے ایک وفد کو روس بھیجا جائے گا جو افغان جنگ کے خاتمے کے لیے تجاویز پیش کرے گا اور طالبان کے نکتہ نظر کو دنیا کے سامنے لایا جائے گا۔ (نیوز ایکسپریس پی کے)

بزنس روزگار و کیریئر

گریجویشن کرنے والی لڑکیوں کو ملیں گے پچیس ہزار

بہار میں گریجویشن کرنے والی لڑکیوں کو حکومت بہار نے بڑی سوغات دی ہے، حکومت نے اعلان کیا ہے کہ ریاست میں گریجویشن مکمل کرنے والی لڑکیوں کو حوصلہ افزائی کے طور پر پچیس ہزار روپئے دیے جائیں گے۔ جمعرات کو سکریٹریٹ میں منعقد کابینہ کی میٹنگ میں محکمہ تعلیم کی اس تجویز کو ہری جھنڈی دے دی گئی۔ اس فیصلہ کا فائدہ ۲۵/اپریل ۲۰۱۸ء کے بعد گریجویشن مکمل کرنے والی لڑکیوں کو ملے گا۔ حکومت بہار نے اس سے پہلے بھی اطفال شادی کے خلاف مہم کو مضبوط بنانے کے لیے انٹر پاس کرنے والی غیر شادہ شدہ لڑکیوں کو بطور حوصلہ افزائی دس ہزار روپئے دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ لیکن گریجویشن کرنے والی لڑکی خواہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ دونوں کو حکومت پچیس ہزار روپئے دے گی۔ اس منصوبہ کے تحت فی الحال تین سو کروڑ روپئے جاری کیے گئے ہیں۔ اس رقم سے ریاست میں ابتدائی طور پر ایک لاکھ بیس ہزار لڑکیوں کو حوصلہ افزائی رقم دی جائے گی۔ (فاروقی تنظیم)

آسان شرائط کے باوجود اقلیتوں کو روزگار اسکیم کا فائدہ نہیں مل رہا

اقلیتوں کی تعلیمی، معاشی و اقتصادی ترقی کے لیے بنائی جانے والی اسکیموں کا فائدہ اقلیتوں کو بہت ہی کم مل رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ اقلیتی روزگار قرض منصوبے کے تحت ۲۰۱۷-۲۰۱۸ سے اقلیتی نوجوانوں کو روزگار کے لیے پچیس کروڑ کے بجائے ایک سو کروڑ کا بجٹ مختص کیا گیا، مگر مالی سال ختم ہونے کے باوجود اس مد میں پچاس فیصد سے بھی کم رقم خرچ ہوئی۔ اس اسکیم کے تحت رواں مالی سال میں اب تک بہار کے سبھی اضلاع سے صرف ۲۳۰۰۰/درخواستیں موصول ہوئی ہیں، جن پر ابھی کارروائی ہونا باقی ہے، کب کارروائی ہوگی اور درخواست گذاروں کو قرض کب ملے گا یہ کہنا ابھی مشکل ہے۔ واضح رہے کہ اس منصوبے کے تحت اٹھارہ سال سے پچاس سال تک کے بے روزگار اقلیتوں کو سالانہ پانچ فیصد شرح سود پر ایک لاکھ روپئے سے پانچ لاکھ روپئے تک قرض مہیا کرانے کا نظم ہے، پہلے اس کا بجٹ پچیس کروڑ روپئے تھا جو کہ سال ۲۰۱۷ء-۲۰۱۸ء میں بڑھ کر ایک سو کروڑ روپئے ہو گیا ہے، لیکن کاغذی کارروائی کی پیچیدگیوں اور حکام کی بے توجہی کے سبب سو کروڑ روپئے کا بجٹ ہونے کے باوجود اب تک صرف اکتالیس کروڑ روپئے ہی تقسیم ہو پائے ہیں۔ واضح ہو کہ ۲۰۱۲ء میں شروع کیے گئے اس منصوبے کے تحت اب تک ۹۶۲۶/لوگوں کے درمیان ایک سو چار کروڑ روپئے ہی تقسیم کیے جا سکے ہیں۔ (روزنامہ انقلاب میں جاوید اختر کی رپورٹ کے حوالہ سے)

بی پی ایس سی میں اسسٹنٹ کے ۵۱/عہدوں کے لیے ۳۰/نومبر تک درخواستیں مطلوب

بہار پبلک سروس کمیشن (بی پی ایس سی) آفس پٹنہ نے اسسٹنٹ کے کل ۵۱/عہدوں پر بحالی کے لیے درخواستیں طلب کی ہیں، خواہش مند امیدوار ۲۰/نومبر ۲۰۱۸ء تک رجسٹریشن کروا سکتے ہیں، امتحان فیس ادا کرنے کی آخری تاریخ ۲۳/نومبر ۲۰۱۸ء ہے، جب کہ آن لائن فارم بھرنے کی آخری تاریخ ۳۰/نومبر ۲۰۱۸ء تک ہے۔ ان عہدوں پر تقرری کے لیے تعلیمی لیاقت کسی بھی منظور شدہ کالج یا ادارہ سے گریجویشن یا مساوی ڈگری کا حصول ہے۔ تفصیلی معلومات بی پی ایس سی کی آفیشیل ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔ عمر کی حد یکم اگست ۲۰۱۸ء کو کم از کم اکیس سال اور زیادہ سے زیادہ ۳۷/سال ہونی چاہئے۔ ریزرو کیٹگری کے امیدواروں کو حسب ضابطہ عمر کی حد میں چھوٹ دی جائے گی۔ تنخواہ کی حد ۴۴۹۰۰/روپئے سے ۱۴۲۴۰۰/روپئے ہے۔ فارم بھرنے کی فیس جنرل کیٹگری کے امیدواروں کے لیے ۶۰۰/روپئے اور ریزروڈ کیٹگری کے امیدواروں کے لیے ۱۵۰/روپئے ہے۔ بی پی ایس سی کے ویب سائٹ www.bpsc.bih.nic.in پر لاگ ان کر کے آن لائن فارم بھر سکتے ہیں۔ بحالی امتحان کی بنیاد پر ہوگی۔

سو پر تھرٹی کے آنند کمار کو دبئی میں ملے گا مالابار گلوبل ایجوکیشن ایوارڈ

سوپر تھرٹی کے بانی آنند کمار کو مالابار گلوبل ایجوکیشن ایوارڈ کے لیے چنا گیا ہے، یہ ایوارڈ زیورات کی عالمی شہرت یافتہ کمپنی مالابار گولڈ اینڈ ڈائمنڈ کے ذریعہ دیا جاتا ہے۔ واضح ہو کہ سوپر تھرٹی کے نام سے قائم ادارہ اقتصادی طور پر غریب اور پسماندہ طلبہ کو مفت آئی آئی ٹی کی تیاری کراتا ہے۔ (این ڈی ٹی وی خبر)

حکومت کی صفائی، ریزرو بینک سے پیسے نہیں مانگے

مرکزی حکومت نے ریزرو بنک سے ۳ء۶ لاکھ کروڑ روپے کی مانگ کرنے کی رپورٹوں کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ اس نے ریزرو بینک سے کسی بھی رقم کی منتقلی کے لئے نہیں کہا ہے۔ وزارت خزانہ میں اقتصادی محکمہ کے سکریٹری سبھاش چندر گرگ نے ٹوئٹ کر کے کہا کہ میڈیا میں بہت گمراہ کن قیاس آرائی چل رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری مالی حالت پوری طرح پٹری پر ہے۔ آر بی آئی سے ۳ء۶ لاکھ کروڑ روپے منتقل کروانے کی کوئی تجویز نہیں ہے۔

بقیہ ہندوستانی مسلمان غیر ملکی اسکالروں کی نگاہوں میں......... فرقہ وارانہ فسادات کی وجہ سے ایک بڑے صنعتکاروں کے طور پر بھی مسلمانوں کی کوئی پہچان نہیں ہے۔ اب جب کہ ملک میں ہجومی تشدد کا بول بالا ہے تب سے مسلمان چھوٹے چھوٹے کاروبار کے لیے بھی باہر نکلنے سے خوفزدہ ہیں۔ ایسی صورت میں مسلمان آخر کیا کریں۔ ان کے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں کہ وہ اپنے ادارے قائم کر سکیں یا کوئی بڑا کل کارخانہ قائم کر سکیں۔ ۸۰/فیصد مسلمان روزمرہ کی زندگی کے کاروبار سے اور مزدوری سے جڑا ہوا ہے اور جب بھی ملک میں فرقہ پرستی یا پھر ہجومی تشدد کی چنگاری شعلہ کا روپ اختیار کرتی ہے تو مسلمانوں کے اندر خوف کا ہونا لازمی اور فطری ہے۔ ان غیر ملکی اسکالروں نے ہندوستانی مسلمانوں کے حقیقت حال کو جس طرح دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اس کے لئے یہ تینوں قابل مبارکباد ہیں۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہندوستان میں رہنے والے وہ ماہرین معاشیات جو حکومت کے مشیر کے طور پر کام کرتے ہیں انہیں بھی اس حقیقت سے واقف ہونا ہوگا کہ جب تک اس ملک کا مسلمان ترقی نہیں کرے گا اس وقت تک یہ ملک ترقی یافتہ ملک نہیں بن سکتا۔ اس نظریہ سے بھی مسلمانوں کی ترقی کے لیے کوئی ٹھوس قدم اٹھانا ہوگا۔ تعلیمی شعبے میں مسلمانوں کی پسماندگی جگ ظاہر ہے اگر حکومت چاہے تو ان کے لئے عصری تعلیمی ادارے قائم کر سکتی ہے اور جس طرح دلت طبقے کو ہر طرح کی سہولت فراہم کی گئی ہے اسی طرح کی مدد مسلم طبقے کو بھی ملے تا کہ اس ملک کا مسلمان مین اسٹریم میں شامل ہو سکے اور ملک کی ترقی کیلئے وہ بھی ہم وطنوں کے ساتھ چل سکے۔

rs\MD ASADULLAH\Downloads\12.11.2018.inp 12-11-2018 06:59 PAGE 9 (1,1)

طب وسائنس

دہی اور ہماری صحت

دہی دودھ سے بننے والی کیلشیم سے بھرپور ایک بہترین غذا ہے۔ اسے ڈیری پراڈکٹس کا سپر ہیرو بھی کہا جاسکتا ہے۔ کھانے میں اس کا استعمال عام ہے۔ اسے سادہ بھی کھایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ سلاد کی ڈریسنگ اور مشروب کے طور پر بھی دہی کو بہت پسند کیا جاتا ہے۔ دہی گرمیوں سردیوں ہر موسم میں ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ دہی سے جسم کو بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ یہ ایک مکمل غذا ہے۔ کچھ لوگ تو یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ دودھ سے بھی زیادہ فائدے مند ہے۔ دہی صدیوں سے انسانی غذا کا حصہ رہا ہے۔ صحت پر دہی کے لاتعداد مثبت اثرات پڑتے ہیں ان میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

نظام انہضام کے لیے مفید

دہی میں موجود ضروری غذائی اجزا آسانی سے انہضامی نالی میں جذب ہوجاتے ہیں۔ یہ دیگر غذاؤں کی بھی ہضم ہونے میں معاونت کرتا ہیں۔ دہی جسم میں پی ایچ بیلنس برقرار رکھنے میں مدد کرتا ہے۔ دہی معدے میں تیزابیت نہیں ہونے دیتا۔ اس سے معدے کی کئی تکالیف سے نجات ملتی ہے۔

ہڈیوں اور دانتوں کو مضبوط کرتا ہے

دہی میں موجود کیلشیم اور فاسفورس ہڈیوں اور دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔ کیلشیم اور فاسفورس ہڈیوں اور دانتوں کے لیے بے حد ضروری ہے۔ دہی کا مستقل استعمال آسٹوپروسس اور گٹھیا جیسے مرض کے خطرات سے محفوظ رکھتا ہے
۔

وزن کم کرنے میں معاون

دہی میں موجود کیلشیم جسم میں کارٹیسول بننے سے روکتا ہے۔ کارٹیسول کی وجہ سے ہائپرٹینشن اور موٹاپے جیسے مسائل پیش آتے ہیں۔ ایک تحقیق کے مطابق اگر روزانہ اٹھارا اونس دہی کھایا جائے تو اس سے پیٹ کی چربی گھلتی ہے۔ جسم میں کیلشیم فیٹس کے خلیات میں سے کارٹیسول کے اخراج کو روکتا ہے جس سے انسان کا وزن نہیں بڑھتا۔

دل کے لیے فائدے مند

امریکہ کی بوسٹن یونیورسٹی سکول آف میڈیسن میں کی جانے والی ایک تحقیق کے دوران یہ بات سامنے آئی ہے کہ دہی کا استعمال بلڈ پریشر کے مریضوں کیلئے بہترین ہے۔ محققین کا کہنا ہے کہ دہی کے استعمال کے اثرات بلڈ پریشر کے مریضوں پر ادویات کے استعمال سے بھی زیادہ بہتر سامنے آئے ہیں۔ ایک تحقیق میں ثابت ہوا کہ دہی ہائی بلڈ پریشر کے مرض پر فوراً قابو پاتا ہے، جبکہ دہی استعمال کرنے والے صحت مند افراد بلڈ پریشر کے خدشات سے محفوظ ہوجاتے ہیں۔ محققین کا کہنا ہے کہ جو افراد ہفتے میں پانچ دفعہ دہی کھاتے ہیں ان میں ہائی بلڈ پریشر کی شرح مہینے میں ایک بار دہی کھانے والوں کی نسبت پانچ گنا کم پائی گئی ہے۔ جو لوگ پھلوں اور سبزیوں جیسی غذاؤں کا زیادہ استعمال کرتے ہیں ان کے لئے دہی اور بھی مفید ثابت ہوتا ہے اور ہائی بلڈ پریشر کے علاوہ دیگر کئی بیماریوں سے بھی نجات دلاتا ہے۔ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ بلڈ پریشر کے لئے دہی کے جادوئی اثرات کو سمجھنے کے لئے مزید تحقیقات جاری ہیں، البتہ یہ بات واضح ہے کہ دہی کولیسٹرول میں کمی لاتا ہے اور بالواسطہ طور پر ہائی بلڈ پریشر کا خاتمہ کرتا ہے۔ کولیسٹرول اور بلڈ پریشر کی بیماری سے نجات کا ایک اہم فائدہ دل کی بیماری سے محفوظ رہنے کی صورت میں بھی حاصل ہوتا ہے۔

بالوں کی خشکی سے نجات

دہی بالوں کی صحت اور مضبوطی کے لیے تو مفید ہے ہی، اس سے بالوں کی خشکی بھی دور ہوجاتی ہے۔ دہی میں موجود لیکٹک ایسڈ خشکی پیدا کرنے والے فنگس کو ختم کرتا ہے۔ دہی کو مہندی کے ساتھ بالوں پر لگانے سے خشکی سے کافی حد تک چھٹکارا حاصل ہوجاتا ہے۔ اس کے علاوہ اسے کنڈشنر کے طور پر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

دہی دودھ کا متبادل

اکثر لوگوں کو دودھ پینے سے معدے کی تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں کے پیٹ میں گیسز بننے لگتے ہیں اور کچھ لوگوں کا وزن بڑھنے لگتا ہے۔ البتہ دہی سے آپ کو دودھ کی تمام غذائیت بھی ملتی ہے اور اس سے نظام انہضام بھی ٹھیک رہتا ہے۔

قوت مدافعت میں اضافہ

انسان کی قوت مدافعت اسے تمام تر اندرونی و بیرونی خطرات سے محفوظ رکھتی ہے۔ انسان کی قوت مدافعت جتنیز یادہ ہوگی وہ اتنا ہی کم بیمار پڑے گا۔ دہی کئی قسم کی بیماریوں کو ہونے سے روکتا ہے۔ یہ جسم میں ایس حفاظتی تہہ بنادیتا ہے جو کسی بھی جراثیم کو جسم کو کمزور کرنے یا کسی بھی بیماری کو ہونے سے روکتی ہے۔

دہی قدرت کی طرف سے ملنے والی ایک غذا ہے۔ اسے لازماً اپنی روزانہ کی خوراک کا حصہ بنائیں۔ اس سے آپ کو حیرت انگیز فائدے حاصل ہونگے اور آپ کا وزن بھی نہیں بڑھے گا۔

ماں بننے والی خواتین غذائی عادتوں کی تبدیلی کے باعث حساسیت کا شکار ہوسکتی ہیں۔ نوعمر بچے بدہضمی کا شکار ہوسکتے ہیں، اسی طرح مختلف گرم تاثیر والی یا مقوی غذاؤں کے استعمال کے بعد الرجی کی شکایت دہی کھانے سے دور ہوسکتی ہے۔ طبی ماہرین کہتے ہیں کہ بیرونی علاج کے طور پر ادویات کا استعمال جاری رکھنے میں کوئی قباحت نہیں، لیکن اگر غذائی علاج میں محتاط رویہ اپنا لیا جائے یعنی دہی کا استعمال جاری رکھا جائے تو تکلیف سے بہت جلد چھٹکارا مل سکتا ہے۔ بچوں میں جلدی خارش، چھوٹے چھوٹے دانے نکلنے اور Atopic Eczema سے نجات کیلئے دہی کا استعمال بڑھا لینا چاہیے۔

دہی چہرہ نکھارتا ہے

نوجوان بچیوں کو کیل مہاسوں اور دانوں کے علاوہ چہرے کے دورنگی ہونے کی شکایت ہوسکتی ہے۔ ماہرین کے مطابق پچاس فیصد کیسز میں دہی نے ہارمونز کے نظام کو توازن دے کر چہرے کو ان مسائل سے نجات دلادی جس کیلئے ایلنی لوشنز وغیرہ استعمال کیے جاتے رہے تھے تاہم ڈائیٹیشنز کے مطابق دہی کا استعمال روزانہ کرنا بہتر نتائج دیتا ہے۔ دہی صاف اور تازہ استعمال کیا جائے تو بہتر ہے۔ کھٹی دہی میں غذائیت کی تاثیر تبدیل ہوجاتی ہے لیکن اگر اسے ماسک یا ابٹن کے طور پر استعمال کرنا چاہیں تو بہتر افادیت رکھتا ہے یا پھر شہد کے ساتھ معتدل کرلیا جائے تو موافق آتا ہے۔

هفتۂ رفتہ

۲۹/ صفر المظفر کو ماہ ربیع الاول کا چاند نظر نہیں آیا

حضرت مولانا عبدالجلیل قاسمی قاضی شریعت مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ نے اعلان کیا ہے کہ مورخہ ۲۹/صفر المظفر ۱۴۴۰ھ مطابق ۸/نومبر ۲۰۱۸ء روز جمعرات کو مرکزی دفتر امارت شرعیہ اور اس کی تمام شاخوں میں چاند دیکھنے کا اہتمام کیا گیا، ملک کے دیگر مقامات سے بھی رابطہ کیا گیا، لیکن اکثر جگہ مطلع صاف ہونے کے باوجود کہیں سے چاند دیکھے جانے کی خبر موصول نہیں ہوئی۔ لہٰذا ۳۰/کی رویت کا اعتبار کرتے ہوئے مورخہ ۱۰/نومبر ۲۰۱۸ء روز سنیچر کو ماہ ربیع الاول کی پہلی تاریخ قرار پائی۔

سماج کو زیادہ سے زیادہ روادار بنانے کی ضرورت: پرنب مکھرجی

معاشرہ میں عدم رواداری اور عدم برداشت میں اضافے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے سابق صدر جمہوریہ ہند پرنب مکھرجی نے کہا کہ سماج میں رواداری اور ہم آہنگی کے ماحول کے قیام کے لیے ہمیں ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔ پرنب مکھرجی نے کہا کہ عدم برداشت وعدم رواداری کا ماحول سماج کے لئے ناسور ہے اور اس کی وجہ سے بے شمار مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ ہمیں اس رویہ میں تبدیلی لانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس ملک میں متعدد زبانیں اور کلچر پر عمل کرنے والے آباد ہیں اور یہاں کی یہی خوبی ہے ہم ایک ساتھ صدیوں سے رہتے ہوئے آئے ہیں۔ زبان و کلچر مختلف ہونے کے باوجود اس ملک کا جھنڈا ہمیں جوڑ کر رکھتا ہے اور ہم ایک دوسرے کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ (ہمارا سماج ۶/نومبر ۲۰۱۸)

کالج آف کامرس کے سابق پروفیسر جناب عبدالحی کا انتقال

شہر پٹنہ کی معروف شخصیت پروفیسر عبدالحئی طویل علالت کے بعد تقریبا 87 سال کی عمر میں ۲۸/اکتوبر کی شب گیارہ بجے انتقال کر گئے۔ مرحوم گزشتہ کئی برسوں سے علالت کے سبب صاحب فراش تھے، وہ کالج آف کامرس پٹنہ میں کئی دہائیوں تک تدریسی خدمات انجام دینے کے بعد 1992 میں ملازمت سے سبکدوش ہوئے تھے، ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد دین وملت کی خدمت کے لئے خود کو وقف کر رکھا تھا، کامرس کے استاد تھے اور انگریزی زبان پر اچھی پکڑ تھی، احکام دینیہ پر عمل کرنے کی دعوت دیتے وہ اردو سے انگریزی اور انگریزی سے اردو میں بخوبی

راشد العزیری ندوی

ترجمانی کرتے تھے۔ صحت نے جب تک ساتھ دیا پورے ملک میں جماعت کے ساتھ دورے کئے اور مسلمانوں کی دینی وفکری اصلاح اور احکام دینیہ کی دعوت عمل دیتے رہے، مساجد وقبرستان اور دیگر ملی جائیداد کے تحفظ وآبادکاری میں حتی الامکان کوشاں رہے۔ عالم گنج پٹنہ میں واقع بی بی ولایت النساء مسجد کی تعمیر نو اور باز آبادکاری میں کلیدی کردار ادا کیا اور برسوں وہاں امامت وخطابت کے فرائض انجام دیے۔ دینی وملی جذبات وخدمات کے پیش نظر عوام کے درمیان قدر وتحسین کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ امارت شرعیہ سے قلبی تعلق تھا، امارت شرعیہ کے پروگراموں میں پابندی سے حاضر ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے وارثین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے، قارئین نقیب سے دعاء مغفرت کی درخواست ہے۔

ایک ساتھ 175 پولس اہلکار برخاست

بہار میں پہلی بار ضابطہ شکنی کے الزام میں 175 پولس کانسٹبل کو ملازمت سے برخاست کردیا گیا ہے۔ ان میں سے تقریبا 167 وہ سپاہی ہیں جن کی ابھی ٹریننگ چل رہی تھی، یہ سبھی کارروائی پولس ہیڈکوارٹر اور وزیراعلیٰ نتیش کمار کے ذریعہ پٹنہ پولس لائن میں پیش آئی، واردات پر سخت کارروائی کرنے کی ہدایت کے بعد ممکن ہو پائی ہے۔ پٹنہ پولس لائن میں ڈینگو سے خاتون سپاہی سویتا پاٹھک کی موت کے بعد پولیس اہلکاروں نے آفس میں گھس کر افسروں کو پیٹنے، توڑ پھوڑ اور جم کر ہنگامہ کرنے کی واردات میں وزیراعلی نتیش کمار کے نوٹس لینے پر جانچ کے بعد ملزم 175 پولس اہلکاروں کو ملازمت سے برخاست کردیا گیا ہے، ان میں 167 نو مامور کانسٹبل اور 8 سپاہی شامل ہیں، 23 پولس اہلکاروں کو لاپروائی کی بنیاد پر معطل کیا گیا ہے۔ (ہمارا سماج ۶/نومبر ۲۰۱۸)

نوٹوں کی منسوخی بدقسمتی اور بیمار سوچ کا نتیجہ

کانگریس لیڈر اور سابق وزیراعظم من موہن سنگھ نے کرنسی نوٹوں کی منسوخی کو بدقسمتی اور بیمار سوچ کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس کا اثر ہر شخص، ہر عمر، ہر صنف، ہر مذہب اور کسی بھی کاروبار کرنے والے لوگوں پر بری طرح پڑا ہے، انہوں نے ہندستانی حکومت سے کہا کہ وہ ہندوستانی معیشت میں یقین اور شفافیت کو بحال کرے۔ سابق وزیراعظم نے یہ باتیں نوٹ بندی کے دو سال مکمل ہونے کے موقع پر کہیں۔ (ایجنسی)

بقیات

بقیہ نرم گوشہ.................. وہ اب تک صرف دو ملک میں سفارتی تعلقات قائم کر سکا ہے، ان میں سے ایک مصر ہے، دوسرا اردن، ممکن ہے مستقبل قریب میں عمان اس فہرست میں شامل ہو جائے، سعودی عرب سے اسرائیل کی دوستی ڈھکی چھپی نہیں ہے، اسرائیل سے عرب دنیا کے جس قدر تعلقات بڑھیں گے، فلسطینیوں کے کاز کو نقصان پہونچے گا، سارے عرب ممالک جب اسرائیل کے سامنے گھٹنے ٹیک دینگے اور اس کے حلیف بن جائیں گے تو فلسطینیوں کے لئے آواز اٹھانے اور اس کی تحریک کو مالیات فراہم کرنے والے کمزور پوزیشن میں آجائیں گے، ملکوں کی حکومت کو تخت وتاراج اور سبوتاژ کرنے میں موساد کی اپنی روایت رہی ہے، عرب ملکوں میں اس سمجھوتے کے نتیجے میں موساد کی دخل اندازی ہوگی، بادشاہ سلامت تو یہ سمجھیں گے کہ ہماری سلطنت اور تخت وتاج کے تحفظ کے لئے کام ہو رہا ہے، لیکن ان کی جڑوں کو موساد کھوکھلا کر دیگا اور جب ان کی شہنشاہیت کی دیوار گرے گی تو چیخ وپکار، آہ وبکا، شور وغوغا کے علاوہ کوئی فریاد رس نہیں ہوگا، اور دھیرے دھیرے یہ ممالک اور ان کے اثر ورسوخ کا ایسا خاتمہ ہوگا کہ پھر یہ سر اٹھانے کے لائق نہیں بچیں گے، زندگی ہوگی لیکن بھیڑوں کی طرح، بھیڑوں کے ریوڑ کو دیکھا ہے وہ سر جھکا کر چلا کرتے ہیں اور میری رائے میں دشمنوں کے سامنے جھکے ہوئے سر اور کٹے ہوئے سر میں بڑا فرق نہیں ہوتا۔

بقیہ سیتا مڑھی فساد ؛ حقائق و مشاہدات.......... فساد متاثرہ علاقہ میں ایک گاؤں رام نگرا بھی ہے، یہ شہر سے پانچ کیلومیٹر کے فاصلے پر جانب شمال واقع ہے، یہاں مسلمانوں کی آبادی کم وبیش سو گھر پر مشتمل ہے، وفد اس گاؤں کے موڑ تک پہونچ گیا تھا، کہ یہاں کے ذمہ دار ڈاکٹر محمد عباس اور ماسٹر زاہد حسین صاحب (موبائیل 9631177699) نے بتایا کہ یہاں آپ لوگ ابھی نہ آئیں، کل پیس کمیٹی کی میٹنگ ہے، آپ لوگوں کو دیکھ کر غیر مسلم قسم قسم کی قیاس آرائیاں کریں گے اور صلح صفائی کا عمل متاثر ہوگا، اس گاؤں پر غیر مسلموں نے حملہ کر دیا تھا، سی او جو مجسٹریٹ کے چارج میں تھے، انہوں نے ہوائی فائرنگ کا حکم دیا، تب مجمع منتشر ہوا اور گاؤں بچ پایا، لوٹ مار، قتل وغارت گری سے یہ گاؤں محفوظ رہا، لیکن پولیس نے تہتر مسلمانوں پر ایف آئی آر درج کر دیا ہے، اس کی وجہ سے مسلمانوں کو اپنی حفاظت کے لیے دوسری پریشانی کا سامنا ہے، وفد گاؤں میں داخل نہیں ہوا، باہر سے ہی احوال جان کر لوٹ آیا، اس موقع کا فائدہ اٹھا کر پولیس بے قصور مسلمانوں کی گرفتاری ان علاقوں سے بھی کر رہی ہے، جہاں فساد کی آگ نہیں پہونچی تھی، وہاں گرفتاری کی وجہ سے دہشت ہے، اس سلسلہ میں خاص کر میں راجوپٹی کا ذکر کرنا چاہوں گا، جہاں دوکانوں پر سے پولیس نے اٹھا اٹھا کر جیل پہونچا دیا ہے، ظاہر ہے کہ یہ لوگ بے قصور ہیں، راجوپٹی سے پولیس نے جن لوگوں کو اٹھالیا ہے ان کے نام درج ذیل ہیں۔

ا۔محمد شاہد علی خان ولد معین خان وارڈ نمبر۔۲۹۔ ذاکر خان عرف رضوی بن ارشد خان ۳۔ وسیم انصاری ولد ظہیر انصاری (عمر پندرہ سال) ۴۔ محمد حبیب ولد انگور شیخ ۵۔ محمد قیس ولد محمد ریاض ۶۔ چاند انصاری ولد کالو انصاری ۷۔ پھول محمد ولد محمد منصور اور ۸۔ نور الدین انصاری

جائزہ کے لیے راقم الحروف کو تنہا ہی دفتر امارت شرعیہ سے بھیجا گیا تھا، لیکن سیتا مڑھی سے اس وفد میں کئی احباب جڑ گئے، جن کے نام درج ذیل ہیں۔

ا۔ مولانا محمد انوار اللہ فلک صاحب رکن مجلس شوریٰ امارت شرعیہ بانی وناظم ادارہ سبیل الشرعیہ آواپور، شاہ پور، ضلع سیتا مڑھی ۲۔ مولانا اشتیاق احمد صاحب ثاقبی سابق استاذ قاضی نور الحسن میموریل اسکول امارت شرعیہ ناظم جامعہ عربیہ دار العلوم کپرول، سیتا مڑھی ۳۔ جناب شمس شاہنواز صاحب صدر یوتھ کانگریس سیتا مڑھی ۴۔ مولانا محمد ممتاز صاحب قاسمی امام وخطیب جامع مسجد مہسول چوک، سیتا مڑھی ۵۔ مولانا محمد لیاقت صاحب قاسمی بانی وناظم جامعہ رشید یہ ادارہ اشرف البنات راجوپٹی، سیتا مڑھی ۶۔ جناب شمشاد علی صاحب پلاننگ انجینئر راجوپٹی، انصاری روڈ، سیتا مڑھی ۷۔ الحاج نعیم احمد صاحب مہسول، سیتا مڑھی، ان کے علاوہ ۸۔ افضل رعنا، ۹۔ شیراز صاحب، ۱۰ ببلو وغیرہ بھی شریک وفد رہے۔ ان تمام تفصیلات اور مشاہدات سے یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ:

(ا) ۱۹/اکتوبر ۲۰۱۸ء کو مورتی کو دریا برد کرنے کے دن مدھوبن سے اس فساد کا آغاز ہوا، لیکن اس تاریخ کو پتھراؤ اور ہلکی پھلکی تکرار کے علاوہ کوئی بڑا واقعہ رونما نہیں ہوا، مدھوبن گاؤں فساد سے متاثر ہوا۔ (۲) سارے واقعات ۲۰/اکتوبر کو پیش آئے اور لوگوں کی بھیڑ مورتی کو نقصان پہونچانے کی افواہ پھیلا کر جمع کی گئی (۳) کالی مورتی پوجا سمیتی نے پانچ ہزار سے زائد بھیڑ کے ساتھ مرلیا چک (مرغا چک) پر حملہ بول دیا، جوانوں اور پولیس کی مستعدی یہاں کام آئی اور پتھراؤ کے علاوہ کوئی بڑا واقعہ نہیں رونما ہوا، البتہ بعد میں چار مسلمانوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فساد کی آگ بھڑکانے کے لیے منصوبہ بندی کی گئی، ورنہ مورتی دریا برد کرنے کا کام تو ۱۹/اکتوبر کو نمٹ چلا تھا، صرف کالی کا جلوس باقی تھا۔ (۳) اس فساد میں تحقیقی طور پر ایک مسلمان ؛ زینل انصاری کا قتل ہوا، اور دو مسلمان زخمی ہوئے، دس گیارہ مسلمانوں کے قتل اور لاشوں کے غائب کرنے کا کوئی ثبوت نہیں ملا اور نہ ہی قرب وجوار کے گاؤں سے کسی مسلمان کے غائب ہونے کی اطلاع ملی۔ اس لیے بڑی تعداد کی بات جو کہی جا رہی ہے وہ محض افواہ ہے (۴) پولیس اگر ۱۹/اکتوبر کے مدھوبن واقعہ کے بعد مستعد ہو جاتی تو ۲۰/اکتوبر کو گئو شالہ، جانکی استھان، مرچائی پٹی، رام نگرا وغیرہ میں آتش زنی، لوٹ پاٹ اور املاک کی تباہی نہیں ہوتی (۵) مرغیا چک میں ہجوم کو گاؤں میں نہ گھسنے دینے میں پولیس کی کارروائی قابل تعریف تھی، لیکن گئو شالہ، جانکی استھان، مرچائی پٹی میں پولیس نے واردات کو روکنے میں دلچسپی نہیں دکھائی۔ (۶) اس فساد میں ان کو بھی لوٹا گیا، جو مسلمان بی جے پی کے ساتھ تھے، اور نریندر مودی کی تعریف میں رطب اللسان رہا کرتے تھے، معلوم ہوا کہ چراغ سب کے بجھیں گے، ہوا کسی کی نہیں۔ (۷) اس فساد اور زین الانصاری کے قتل کو ایس پی نے جان بوجھ کر چھپایا، اور واقعہ کا انکار ہی کرتے رہے، اگر سوشل میڈیا پر تصویریں وائرل نہیں ہوتیں تو لوگوں کو کچھ پتہ ہی نہیں چلتا۔

(۸) متاثرین کو مالی معاوضہ اور مقتول نیز زخمی کو معاوضہ دلانے کے لیے امارت شرعیہ کو جدو جہد کرنی چاہئے، اور ممکن ہو تو ان لوگوں کو مالی مدد بھی پہونچانی چاہئے، سمستی پور کے حالیہ فساد میں ایک غیر مسلم قتل ہوا تو پانچ لاکھ کا چیک اس کے والد کو دے دیا گیا، زینل الانصاری کے وارث کو معاوضہ نہیں دیا گیا تھا، لیکن امارت شرعیہ کے وفد کے ایس پی سے ملنے کے بعد اس کو بھی معاوضہ دیا گیا۔ (۹) مجرمین کو سزا ملے اور بے قصور خواہ مخواہ پریشان نہ کیے جائیں اس کے لیے بھی کوشش ہونی چاہئے۔ (۱۰) اس پورے معاملہ میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ دونوں مسلمان زخمیوں کو بچانے اور ڈاکٹر تک پہونچانے والے غیر مسلم ہی تھے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فساد چند شر پسند لوگ ہی پھیلاتے ہیں، اور یہ کہ اب بھی انسانیت زندہ ہے، ورنہ معین الحق انصاری کا دو ڈھائی سو کی بھیڑ سے زندہ بچ نکلنا مشکل ہوتا۔

(۱۱) سیتا مڑھی کا فساد جو اپنے نقوش چھوڑ گیا، وہ تو اپنی جگہ لیکن بہار میں تشدد کی جو نئی لہر پیدا ہوئی ہے، وہ انتہائی تشویش ناک ہے، چند دنوں قبل سمستی پور میں فساد ہوا، مسجد میں آج بھی تالا پڑا ہوا ہے۔ ویشالی میں بدو پور بلاک کے کلیان پور میں مسلمانوں کو ذلیل کیا گیا، داڑھی اور سر کے بال مونڈ وا کر سڑکوں پر گھمایا گیا، ابھی رات کی بات ہے کہ ڈاکٹر ممتاز احمد خان سابق پروفیسر بہار یونیورسٹی مظفر پور کے لڑکے کا اغوا کر لیا گیا اور ابھی تک کچھ پتہ نہیں ہے۔

ان حالات میں ضروری ہے کہ منصوبہ بند انداز میں قانونی اقدام کیے جائیں اور موجودہ پریشانیوں سے باہر نکالنے کے لیے جو کچھ کرنا ممکن ہے، اسے کرنا چاہئے۔

اعلان مفقود الخبری

● معاملہ نمبر ۱۱/۴۱۱/۳۹ھ (متدائرہ دار القضاء امارت شرعیہ دھنباد) گلزار فاطمہ بنت محمد معراج عراقی مقام دلاور نگر ٹنڈ البستی ڈاکخانہ کتراس تھانہ کتراس بازار ضلع دھنباد۔ فریق اول بنام۔ محمد عمران حیدر وارثی ولد غلام حیدر وارثی مقام قاضی پاڑا تھانہ مہیش تلہ ڈاکخانہ قاضی پاڑا کولکاتا۔۱۶۱۔ فریق دوم۔ اطلاع بنام فریق دوم۔ مقدمہ ہذا میں فریق اول ساکنہ بالا نے آپ کے خلاف عرصہ دراز سے غائب ولا پتہ ہونے اور نان ونفقہ ودیگر حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی بناء پر دار القضاء واسع پور دھنباد مین نکاح فسخ کئے جانے کا مطالبہ کیا ہے، اس اعلان کے ذریعہ آپ کو اطلاع دی جارہی ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں آئندہ تاریخ پیشی ۱۱/ربیع الآخر ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۸/دسمبر ۲۰۱۸ء بروز منگل کو اپنے گواہان کے ساتھ مرکزی دار القضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ مذکورہ تاریخ پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت۔

● معاملہ نمبر ۳۰/۴۳۰/۳۹ھ (متدائرہ دار القضاء امارت شرعیہ دھنباد) شاہین پروین بنت محمد جمال مقام کسنڈہا جرہ بستی ڈاکخانہ کسنڈا ضلع دھنباد۔ فریق اول۔ بنام۔ صادق خان ولد تاج محمد مقام بگڑ ڈاکخانہ جے پہاڑی ضلع جھنجھنو راجستھان۔ فریق دوم۔ اطلاع بنام فریق دوم۔ اس معاملہ کی مسل دار القضاء دھنباد سے موصول ہوئی وہاں پر فریق اول نے آپ کے خلاف نان ونفقہ اور دیگر حقوق سے محرومی کی بناء پر نکاح فسخ کیے جانے کا معاملہ درج کیا ہے، اس اعلان کے ذریعہ آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں فوراً اپنی موجودگی کی اطلاع دیں اور آئندہ تاریخ سماعت مورخہ ۱۱/ربیع الآخر ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۸/دسمبر ۲۰۱۸ء بروز منگل خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹/بجے دن مرکزی دار القضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں واضح رہے کہ مذکورہ تاریخ پر عدم حاضری وعدم پیروی کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت

● معاملہ نمبر ۳۵/۴۳۵/۳۹ھ (متدائرہ دار القضاء امارت شرعیہ دھنباد) شبنم پروین بنت محمد بابو جان مقام علی نگر بھولی روڈ ڈاکخانہ دھنباد تھانہ بینک موڑ دھنباد۔ فریق اول۔ بنام۔ ارشد انصاری ولد شفیق انصاری مقام پالی ٹیکنک روڈ نیو اسلام پور پانڈر پالا دھنباد۔ فریق دوم۔ اطلاع بنام فریق دوم۔ اس معاملہ میں فریق اول نے آپ کے خلاف دار القضاء امارت شرعیہ واسع پور دھنباد میں عرصہ چار سال سے غائب ولا پتہ ہونے اور نان ونفقہ ودیگر حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی بنیاد پر فسخ نکاح کا معاملہ دائر کیا ہے؛ لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں آئندہ تاریخ سماعت ۴/ربیع الآخر ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۱/دسمبر ۲۰۱۸ء روز منگل کو خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹/بجے دن مرکزی دار القضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر عدم حاضری کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کر دیا جائے گا۔ فقط۔ قاضی شریعت

● معاملہ نمبر ۶۳/۶۲/۳۹/۳ھ (متدائرہ دار القضاء امارت شرعیہ ڈہری اون سون رہتاس) نور عائشہ خاتون بنت شبراتی انصاری مرحوم مقام رکسیال ڈاکخانہ جھل کھوریا تھانہ اگریڑ ضلع روہتاس۔ فریق اول۔ بنام۔ امین احمد ولد سلطان احمد مرحوم مقام محلہ کرن سرائے ڈاکخانہ سہسرام تھانہ سہسرام ضلع روہتاس۔ فریق دوم۔ اطلاع بنام فریق دوم۔ اس معاملہ میں فریق اول نے آپ کے خلاف جامعہ فلاح دارین ڈہری اون سون روہتاس میں عرصہ تین سال سے غائب ولا پتہ ہونے اور نان ونفقہ ودیگر حق زوجیت ادا نہ کرنے کی بنیاد پر فسخ نکاح کا معاملہ دائر کیا ہے؛ لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں، آئندہ تاریخ سماعت ۱۰/ربیع الآخر ۴۰ھ مطابق ۱۷/دسمبر ۲۰۱۸ء روز سوموار کو خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹/بجے دن مرکزی دار القضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر عدم حاضری وعدم پیروی کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کر دیا جائے گا۔ فقط۔ قاضی شریعت۔

● معاملہ نمبر ۴/۸۱/۴۰ھ (متدائرہ دار القضاء امارت شرعیہ معروف گنج گیا) سعیدہ خاتون بنت محمد ریاض الحق مرحوم مقام بھدیہ ڈاکخانہ بھدیہ تھانہ بارہ چٹی ضلع گیا۔ فریق اول۔ بنام۔ محمد عظیم خان ولد نظام الدین خان مرحوم مقام کھندیل ڈاکخانہ بشن پورہ ضلع گیا۔ فریق دوم۔ اطلاع بنام فریق دوم۔ اس معاملہ میں فریق اول نے آپ کے خلاف دار القضاء امارت شرعیہ مدرسہ انوار العلوم معروف گنج گیا میں عرصہ دس سال سے غائب ولا پتہ ہونے اور نان ونفقہ ودیگر حق زوجیت ادا نہ کرنے کی بنیاد پر فسخ نکاح کا معاملہ دائر کیا ہے؛ لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں آئندہ تاریخ سماعت ۱۱/ربیع الآخر ۴۰ھ مطابق ۱۸/دسمبر ۲۰۱۸ء روز منگل کو مع گواہان وثبوت بوقت ۹/بجے دن مرکزی دار القضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر عدم حاضری کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کر دیا جائے گا۔ فقط قاضی شریعت۔

ملی سرگرمیاں

مولانا مفتی محمد سہراب ندوی

۱۹۹۲ء جیسی تحریک چلی تو نتائج خطرناک ہوں گے: مسلم پرسنل لا بورڈ

آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ نے ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر کے لیے سال ۱۹۹۲ء جیسی ہی تحریک شروع کرنے کے آر ایس ایس کے ارادے کو ملک کے لیے انتہائی خطرناک قرار دیا ہے۔ مسلم پرسنل لاء بورڈ نے کہا کہ مندر کو لے کر اچانک تیز ہوئی سرگرمیاں مکمل طور پر سیاسی ہیں۔ بورڈ کے جنرل سکریٹری حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب امیر شریعت بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ وسجادہ نشیں خانقاہ رحمانی مونگیر نے رام مندر کی تعمیر کی مانگ کو لے ہندووادی تنظیموں کی جانب سے اچانک تیز کی گئی سرگرمیوں کے بارے میں کہا کہ جہاں تک مندر کی تعمیر کو لے کر نام نہاد ہندووادی تنظیموں میں بے چینی کا سوال ہے، تو صاف ظاہر ہے کہ یہ سیاسی ہے۔ آئندہ لوک سبھا انتخابات کو سامنے رکھ کر یہ دباؤ بنایا جارہا ہے۔ لیکن وہ تنظیمیں دراصل کیا کریں گی، ابھی تک اس کا صحیح اندازہ نہیں ہے۔ مندر کی تعمیر کے لیے ۱۹۹۲ء جیسی تحریک چھیڑنے کے آر ایس ایس کے اشارے کے بارے میں حضرت امیر شریعت مدظلہ نے کہا کہ آر ایس ایس اگر تحریک شروع کرتا ہے تو یہ بہت خطرناک ہوگا۔ اس سے ملک میں افراتفری کا ماحول پیدا ہوگا۔ اس خدشہ کی وجہ پوچھے جانے پر انہوں نے بتایا کہ ۱۹۹۲ء میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان نفرت اتنی زیادہ نہیں تھی، حالیہ سالوں میں دونوں کے درمیان خلیج بہت گہری ہوگئی ہے۔ وشو ہندو پریشد سمیت تمام ہندووادی تنظیموں اور سادھوسنتوں کے ذریعے مندر کی تعمیر کے لیے آرڈیننس لانے یا قانون بنانے کو لے کر حکومت پر دباؤ بنائے جانے کے بارے میں پوچھے گئے سوال پر حضرت امیر شریعت مدظلہ نے کہا کہ قانونی ماہرین کے مطابق اس مسئلے پر ابھی کوئی آرڈیننس یا پارلیمنٹ کا قانون نہیں آسکتا۔ اب حکومت کیا کرے گی اور اس کیا نتائج ہوں گے، یہ نہیں کہا جاسکتا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ حال ہی میں ریٹائرڈ ہوئے جسٹس جے چیلمیشور نے چند دن پہلے ممبئی میں ایک پروگرام میں کہا تھا کہ مندر کی تعمیر کو لے کر آرڈیننس لانا یا پارلیمنٹ سے قانون منظور کرایا جانا ناممکن نہیں ہے۔ بورڈ کا شروع سے ہی واضح نظریہ ہے کہ باہمی رضامندی سے مسئلہ حل کرنے کی تمام کوششیں ناکام ہونے کے بعد وہ ایودھیا تنازعہ پر سپریم کورٹ کے فیصلے کو ہی تسلیم کرے گا۔

امیر شریعت حضرت مولانا منت اللہ رحمانیؒ کی شخصیت پر ایک اور مجموعہ منظر عام پر

عالم اسلام کی عظیم ترین شخصیت امیر شریعت حضرت مولانا منت اللہ صاحب رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات پر ایک اور مجموعہ ”امیر شریعت حضرت مولانا منت اللہ رحمانی (علمی وفکری نقوش، ملی واجتماعی زندگی، دینی وروحانی خدمات)“ کے نام سے منظر عام پر آچکا ہے، اس ضخیم مجموعہ کے مرتب مشہور عالم دین حضرت مولانا عمید الزماں کیرانوی ہیں، جن کے وصال کے بعد ایڈیٹر ماہنامہ ترجمان دارالعلوم مولانا وارث مظہری نے اس مجموعہ کی جمع وترتیب کو پایہ تکمیل تک پہونچا کر منظر عام پر لانے کی سعادت حاصل کی ہے، اس مجموعہ میں نامور علماء ودانشور کے وقیع مضامین ومقالات شامل ہیں، جو انہوں نے تنظیم ابنائے قدیم دارالعلوم دیوبند کے زیر اہتمام مارچ ۲۰۰۵ء میں دہلی میں منعقد سمینار میں پیش کیا تھا، یہ ضخیم مجموعہ ۶۲۱/صفحات پر مشتمل ہے، جسمیں حضرت مولانا مرغوب الرحمان صاحبؒ مہتمم دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا حمید الدین عاقل حسامیؒ امیر ملت اسلامیہ آندھرا پردیش، حضرت مولانا رابع حسنی ندوی صدر بورڈ، حضرت مولانا محمد سالم قاسمیؒ، حضرت مولانا برہان الدین سنبھلی، حضرت مولانا فضیل الرحمان ہلال عثمانی، حضرت مولانا مفتی ظفیر الدین مفتاحیؒ، حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمان الاعظمی، حضرت مولانا نور عالم خلیل امینی، حضرت مولانا عبداللہ مغیثی، حضرت مولانا احمد علی قاسمیؒ، حضرت مولانا ڈاکٹر عبداللہ عباس ندویؒ، ڈاکٹر عبدالحق انصاری، مولانا بدرالحسن قاسمی، مولانا محمد اسرارالحق قاسمی، جناب شاہد صدیقی، ایڈیٹر نئی دنیا، جناب عبدالرحیم قریشی ایڈوکیٹؒ، جناب پروفیسر لطف الرحمانؒ، جناب شمس الرحمان فاروقی اور جناب سید حامد جیسی نادرۂ روزگار شخصیات کی قیمتی تحریریں شامل ہیں۔ حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر شائع دوسرے مجموعہ مضامین کے مقابلہ میں یہ مجموعہ اپنی ضخامت، مضامین کی ندرت اور ترتیب وطباعت کی نفاست کے لحاظ سے ممتاز صفات کا حامل ہے، خاص طور پر آپ کی فقہی بصیرت، آپ کی اردو نثر اور اردو نثر کے اسلوبی ارتقاء میں آپ کے امتیازات، قومی وملکی اور انسانی مسائل کے بارے میں آپ کا نقطہ نظر جیسے مضامین اس مجموعہ کی شان کو بڑھاتے ہیں، الحمد للہ کتاب ہر لحاظ سے مفید ہے، سماجی، دینی، ملی اور فلاحی کام کرنیوالوں کے لیے کامیاب راہوں کے واضح نقوش اس میں موجود ہیں، یہ مجموعہ دستاویزی اہمیت کا حامل ہے، جسے کتب خانہ حسینیہ دیوبند، دارالاشاعت خانقاہ رحمانی مونگیر اور تنظیم ابنائے قدیم دارالعلوم دیوبند کے دہلی دفتر سے حاصل کیا جاسکتا ہے، قیمت ۴۰۰/روپئے ہے۔

رحمانی فاؤنڈیشن مونگیر: ۲/دسمبر کو قومی سمینار اور مشاعرہ

رحمانی فاؤنڈیشن کے شعبہ فروغ ادب کے زیر اہتمام ہر سال کی طرح اس سال بھی قومی سمینار منعقد کیا جارہا ہے، یہ سمینار ۲/دسمبر ۲۰۱۸ء روز اتوار کو منعقد ہوگا، اور اسی دن رات میں ایک شاندار مشاعرہ کا انعقاد ہوگا، اس سمینار میں ملک کے مختلف صوبوں کی یونیورسٹیوں سے تاریخ داں، پروفیسر، اہل قلم، ادیب اور صحافی حضرات شرکت کررہے ہیں، یہ سمینار اس اعتبار سے اہم ہے کہ اس میں دو شخصیتوں پر سینکڑوں مقالے پڑھے جائیں گے۔ جس کا عنوان ہے ”ہندوستان کی تعمیر وترقی میں شیر شاہ سوری کا کردار“ اور ”شری کرشن سنہا۔ حیات اور کارنامے“ یہ دونوں شخصیت بہار کے لیے اہم ہیں، شیر شاہ سوری ملک کی تعمیر وترقی کے لیے تاریخی شخصیت ہیں، جنہوں نے اپنی عظیم خدمات سے ملک کو خوب ترقی دیا ہے، اور ایسے کارنامے انجام دیئے ہیں، جو اپنی قلیل مدت کے اعتبار سے حیران کن ہیں، اس طرح بہار کے پہلے وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے شری کرشن سنہا صاحب کا نام بہار کی تعمیر میں اول صف میں آتا ہے، اس وجہ سے ان کی شخصیت بھی اہمیت کی حامل ہے۔

رحمانی فاؤنڈیشن کے اس سمینار میں پٹنہ یونیورسٹی، کلکتہ یونیورسٹی، متھلا یونیورسٹی، دہلی یونیورسٹی، مہاراشٹریہ یونیورسٹی، جامعہ ملیہ دہلی، رانچی یونیورسٹی کے علاوہ دوسرے بڑے اداروں کی اہم شخصیات شریک ہوں گی، اس موقعہ پر مقالے پیش کیے جائیں، جنہیں بعد میں کتاب کی شکل دی جائے گی۔ انشاء اللہ یہ سمینار بانی رحمانی فاؤنڈیشن امیر شریعت مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی دامت برکاتہم کی صدارت میں منعقد ہوگا، حضرت کی خواہش رہتی ہے کہ ملک کی نامور شخصیات کو سمینار، سمپوزیم کے ذریعہ یاد کیا جائے، تاکہ نئی نسل میں اپنی شخصیتوں کے بارے میں معلومات ہو، اور نوجوانوں میں خدمت کا جذبہ پیدا ہوسکے۔

۲/دسمبر ۲۰۱۸ء کو منعقد ہونے والے سمینار کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس موقعہ پر گذشتہ سمینار میں پڑھے گئے مقالوں کا مجموعہ شائع کیا جائے گا۔ یہ کتاب جناب پروفیسر لطف الرحمان صاحب کی شخصیت پر مضامین کا مجموعہ ہے، یہ مضامین گذشتہ سال سمینار میں پڑھے گئے تھے۔ سمینار سے متعلق معلومات فراہم کرتے ہوئے، رحمانی فاؤنڈیشن کے جنرل سکریٹری مولانا ظفر عبدالرؤف رحمانی نے بتایا کہ رحمانی فاؤنڈیشن رفاہی خدمت کے ساتھ ہندوستانی تہذیب اور ملک کی سالمیت کی بقاء کے لیے بھی پروگرام کرتا رہتا ہے، جس کے اثرات نمایاں نظر آتے ہیں، یہ سارے سمینار اور پروگرام انہیں یکجہتی اور گنگا جمنی تہذیب کو باقی رکھنے کی راہ میں ایک کوشش ہے، انہوں نے کہا کہ مشاعرہ میں بھی قومی سطح کے شعراء شریک ہوں، اور یہ مشاعرہ بھی گنگا جمنی تہذیب کو باقی رکھنے میں مددگار ثابت ہوگا۔

۲۳/تا ۳۰/نومبر وفد امارت شرعیہ کا دورہ ضلع دمکا، دیوگھر، جامتاڑا

امارت شرعیہ کا ایک مؤقر جناب مولانا محمد سہراب ندوی صاحب، نائب ناظم امارت شرعیہ کی قیادت میں ۲۳/تا ۳۰/نومبر ۲۰۱۸ء ضلع دمکا، دیوگھر، جامتاڑا کے مختلف مواضعات کا دعوتی دورہ کرے گا، اس دورہ میں جناب مولانا عبدالحئی قاسمی صاحب، استاذ حدیث دارالعلوم الاسلامیہ امارت شرعیہ، جناب مولانا قمر انیس قاسمی صاحب، رئیس المبلغین امارت شرعیہ، جناب مولانا نظام الدین قاسمی صاحب، قاضی شریعت دارالقضاء امارت شرعیہ مہورہ، جامتاڑا، جھارکھنڈ، جناب مولانا سعید اسعد صاحب دارالقضاء اسنسول، جناب مولانا محمد احمد سجادی صاحب، شعبۂ دعوت امارت، جناب حافظ محمد شہاب الدین صاحب، مبلغ امارت شرعیہ، شریک رہیں گے۔ اس دورہ کا مقصد مسلمانوں میں دینی، ملی اور تعلیمی بیداری پیدا کرنا اور موجودہ حالات میں ایک باوقار، باکردار اور باضمیر ملت کی حیثیت سے زندہ رہنے کی دعوت دینا اور اس کے لئے صحیح راہ عمل کی طرف توجہ دلانا، وحدت واجتماعیت جو ملی قوت کا سرچشمہ اور اخلاق ومحبت جو ترقی کا زینہ ہے اس کی اہمیت سے واقف کرانا نیز امارت شرعیہ کے گرانقدر خدمات اور اس کے پیغامات سے روشناس کرانا ہے، دورہ کے پروگرام کا اجمالی خاکہ اس طرح ہے۔

پروگرام دورہ وفد امارت شرعیہ ضلع دمکا، دیوگھر و جامتاڑا

نمبر شمار	تاریخ	ایام	اجلاس عام دن	اجلاس عام شب
۱	۲۳/نومبر ۲۰۱۸ء	جمعہ	شہر دیوگھر کے مساجد میں علماء وفد کا خطاب	مدرسہ سلطان المدارس شعبۂ دارالقرآن روپنی۔ بعد نماز مغرب
۲	۲۴/نومبر ۲۰۱۸ء	سنیچر	نئی مسجد نوکھیتہ ظہر تا عصر	مدرسہ دارالعلوم فیض محمدی بسہا ٹانڑ، سارٹھ بعد نماز عشاء
۳	۲۵/نومبر ۲۰۱۸ء	اتوار	کالاجھر ۹/بجے دن تا ظہر	جامع مسجد دودھانی دمکا بعد نماز مغرب
۴	۲۶/نومبر ۲۰۱۸ء	سوموار	کدمہ، کاٹھی کنڈ بعد نماز ظہر	مدرسہ قرآنیہ کلیم العلوم جامع مسجد چیروڈیہہ۔ بعد نماز مغرب کھاڑوکدمہ۔ بعد نماز عشاء
۵	۲۷/نومبر ۲۰۱۸ء	منگل	مسجد گنیش پور بعد نماز ظہر	جامع مسجد استاجوڑا، منگل پور بعد نماز مغرب
۶	۲۸/نومبر ۲۰۱۸ء	بدھ	مدرسہ عربیہ انصار العلوم موڑ بھنگہ ۱۰/بجے دن تا ظہر	جامع مسجد ٹھاڑی۔ بعد نماز مغرب ٹیسجوریا۔ بعد نماز عشاء
۷	۲۹/نومبر ۲۰۱۸ء	جمعرات	مدرسہ مفتاح العلوم نواڈیہہ ۹/بجے دن تا ظہر	نیاڈیہہ نزد مسجد بعد نماز مغرب
۸	۳۰/نومبر ۲۰۱۸ء	جمعہ	جامتاڑا حلقہ کے مساجد میں علماء وفد کا خطاب	مدرسہ ندوۃ الاصلاح جامع مسجد عبداللہ نگر پھکبندی۔ بعد نماز مغرب

قاضی نگر کی مسجد میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر روزانہ اجلاس

امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کے زیر اہتمام مسجد ام خالد الفرہود قاضی نگر پھلواری شریف پٹنہ میں ماہ ربیع الاول کی مناسبت سے روزانہ بعد نماز عشاء سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر علماء کرام کے بصیرت افروز اور معلومات افزاء خطابات ہوا کریں گے۔ اس سلسلہ کا افتتاحی اجلاس مورخہ/نومبر ۲۰۱۸ء روز جمعہ کو بعد نماز عشاء زیر صدارت ناظم امارت شرعیہ حضرت مولانا انیس الرحمٰن قاسمی منعقد ہوا۔ اس افتتاحی اجلاس میں مختلف علماء کرام کے علاوہ علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ صاحب ”سیرت النبی“ کے صاحب زادے موقر عالم دین ودانشور پروفیسر سید سلمان ندوی حال مقیم ڈربن ساؤتھ افریقہ بھی شریک ہوئے۔ مورخہ ۹/نومبر سے ۲۱/نومبر تک چلنے والے ان سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں میں سیرت پاک کے مختلف پہلوؤں پر موقر علمائے کرام کے خطابات ہوں گے۔ تمام لوگوں سے اپیل ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں ان جلسوں میں شریک ہو کر سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت اور سعادت سے مستفیض ہوں۔ اختتامی پروگرام ۲۱/نومبر کو ہوگا جس کی صدارت بھی ناظم امارت شرعیہ فرمائیں گے۔

Volume:56/66,Issue:44 Printed & Published by Sohail Ahmad Nadwi, Printed at Azimabad Printers, R.C.F./105, Ground Floor, B.H. Colony, Bhootnath Road, Kankarbagh, Patna-800026 and Published from Naqueeb Office Imarat Shariah, Phulwari Sharif, Patna-801505

قریب ہے یار روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیوں کر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

(نامعلوم)

LEADING URDU JOURNAL OF IMARAT-E-SHARIAH
BIHAR ORISSA JHARKHAND

THE NAQUEEB WEEKLY
PHULWARI SHARIF,PATNA 801505

SSPOS PATNA Regd.No.PT 14-6-18-20
R.N.I.N.Delhi,Regd No-4136/61

سیتامڑھی فساد: حقائق و مشاہدات

رپورٹ: مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

درگا پوجا کے موقع سے سیتامڑھی فساد کی زد میں آیا، ۱۹؍اکتوبر ۲۰۱۸ء کو مورتی کا جلوس نکالا گیا، تاکہ اسے دریا برد کیا جاسکے، یہ جلوس مدھوبن گاؤں سے نکلا، جو شہر کے دکھن میں واقع ایک محلّہ ہے، مورتی لے جانے کا راستہ جو تھانہ نے طے کیا تھا، اس میں مدھوبن مسلم محلّہ کی طرف سے اس جلوس کو نہیں جانا تھا، بلکہ اس کا روٹ مدھوبن غیر مسلم محلّہ سے مرلیا چک ہوکر لے جانا تھا، لیکن جب جلوس نے مسلم محلّہ کا رخ کیا تو وہاں کے مقامی لوگوں نے اس کی مخالفت کی، یہ مقامی لوگ مسلمان تھے۔ اس مخالفت کو دیکھ کر غیر مسلموں کی طرف سے یہ افواہ پھیلا دی گئی کہ مورتی کو مسلمانوں نے نقصان پہونچایا ہے، چنانچہ جلوس میں شریک لوگوں نے مدھوبن کے مسلم محلّہ پر حملہ کیا، راج کمار نام کا شخص اس حملے میں پیش پیش تھا، بھیڑ نے شفیق انصاری کے گھر کو جلا دیا، مولوی شاہ کے گھر کو جزوی نقصان پہونچایا، بچن شاہ کا ٹیمپو روڈ پر تھا، اس کو توڑ پھوڑ دیا، حضرت انصاری کی گمٹی کو توڑا اور سامان کو لوٹ لیا، چہلم کا علم اور چبوترے کو توڑا، مولوی شاہ کی چار بکریاں اٹھا کر لے گئے، یہاں مسلمانوں کی آبادی ڈیڑھ سو گھر اور برادران وطن کے پندرہ سو گھر ہیں، پولیس جلوس کے ساتھ تھی، لیکن حملہ آوروں سے مسلمانوں کے گھروں کو نہیں بچاسکی۔ بعد میں یہاں پولیس نے پچاس نامزد لوگوں پر ایف آئی آر درج کیا، جو سب کے سب غیر مسلم ہیں، یہ ایف آئی آر ۲۰؍اکتوبر ۲۰۱۸ء کو صبح کے ساڑھے آٹھ بجے درج ہوا، چھ غیر مسلم؛ نندن کمار، راجن کمار، منیش کمار، اودھیش داس، ادے پاسوان، امیت کمار گرفتار ہوئے۔ یہاں مسلمانوں کی کوئی گرفتاری نہیں ہوئی ہے۔ تفصیلات ایف آئی آر رپورٹ میں دیکھی جاسکتی ہے، وفد نے مدھوبن گاؤں کا دورہ کیا، جلے ہوئے مکانات اور ٹوٹے ہوئے ٹیمپو کی تصویریں لیں، محمد یاسین انصاری (موبائیل نمبر 8863016665) کے دروازہ پر گاؤں کے لوگ جمع ہوئے، انہیں صبر و برداشت کے ساتھ رہنے اور دہشت کے ماحول سے نکلنے کی تلقین کی گئی۔

مدھوبن میں ہنگامہ کے بعد جلوس اپنے طے شدہ روٹ کثیر مسلم آبادی والے گاؤں مرلیا چک (مرغیا چک) سے ۱۹؍اکتوبر کو بخیر و خوبی گذر گیا، یہاں کسی قسم کی شورش اس دن نہیں ہوئی، افواہیں گشت کرتی رہیں، لیکن پولیس کی گاڑی سے اس کی تردید کی جاتی رہی، اگلے دن ۲۰؍اکتوبر کو دن کے ۲؍بجے کالی پوجا سمیتی کی قیادت میں کالی کی مورتی کا جلوس نکلا۔ اس جلوس کا روٹ مرغیا چک کی طرف کا نہیں تھا لیکن جلوس نے ادھر کا رخ کرلیا، مرغیا چک مسلمانوں کی بڑی آبادی ہے، تقریباً چار سو گھر مسلمان یہاں آباد ہیں۔ یہاں کے جوانوں نے مورچا سنبھال لیا، پھر دھیرے دھیرے گاؤں کے لوگ بھی جمع ہوگئے، اور کم و بیش آدھے گھنٹے مورچہ سنبھالے رہے، اس درمیان پتھراؤ جاری رہا، پولیس کے آنے کے بعد گاؤں کے لوگ پیچھے ہوگئے، جلوس کا اندازہ پانچ ہزار لوگوں سے زائد بتایا گیا ہے۔ جلوس گاؤں میں تو نہیں داخل ہو پایا، لیکن گئوشالہ جانکی استھان، مرچی چک میں یہاں کے مسلمانوں کی دکانیں لوٹ لیں، ٹھیلے کو جلا دیا، بکریاں کھول کر لے گئے، مرغے کی دکان لوٹ لی، اس طرح یہاں کے لوگوں کا مالی نقصان بہت ہوا، یہاں ستائیس مسلمانوں پر پولیس نے ایف آئی آر کیا، چار مسلمان؛ احمد راعین، شفیع خان، علی جان، صغیر احمد راعین کو پکڑ کر جیل میں ڈال دیا، یہاں ایک لڑکے سہیل کی گرفتاری بھی عمل میں آئی تھی، لیکن نابالغ ہونے کی وجہ سے اسے ضمانت مل گئی، بقیہ لوگ اب بھی جیل میں ہیں، امارت شرعیہ کا وفد یہاں دار العلوم غوثیہ میں پہونچا، گاؤں کے لوگ وہیں جمع ہوئے، تسلی کے کلمات کہے گئے، یہاں کے لوگوں کا جو نقصان ہوا ہے، اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ ساجد صاحب کے گیرج کو جلا دیا گیا اور چار موٹر سائکلیں جلائی گئیں، نقصان کا اندازہ کم و بیش تین لاکھ کا ہے۔

۲۔ محمد آصف اور جمیلہ خاتون کا ہوٹل تھا، سارے برتن اور غذائی اجناس لوٹ لیا اور ہوٹل میں آگ لگا دیا، دونوں ہوٹلوں میں مالی بربادی کا تخمینہ دو لاکھ کا ہے۔

۳۔ یہاں پر بکرا منڈی ہے، نعیم صاحب کی یہاں پر دکان تھی، جس کو فسادیوں نے جلا دیا اور جتنے جانور موجود تھے سب لوٹ کر لے گئے، بربادی کا تخمینہ کم و بیش ڈیڑھ لاکھ کا ہے۔

۴۔ یہیں پر غفران صاحب کی بھی گوشت کی دکان تھی، ان کی دوکان کو جزوی نقصان پہونچایا، البتہ مرغیاں ساری لوٹ لی گئیں۔ پچاس ہزار سے زائد نقصان کا تخمینہ ہے۔

۵۔ محمد فیروز صاحب ٹھیلا پر دکان لگاتے تھے، دنگائیوں نے ان کی دوکان کو لوٹ لیا اور اب انہیں وہاں پر دکان لگانے نہیں دیا جارہا ہے، جب کہ وہ وہاں پر دکان لگانے کے لیے پچیس ہزار سالانہ کرایہ بھی ادا کرتے ہیں۔

۵۔ مرچائی پٹی میں ساجد صاحب کا گھر جلا دیا گیا، دوسرے دن جب وہ اپنا گھر دیکھنے گئے تو غیر مسلموں نے ان کو گرفتار کرادیا کہ یہ اپنے مکان میں خود آگ لگا کر ہمیں بدنام کررہا ہے، بعد میں انہیں ضمانت پر رہا کرالیا گیا۔

٦۔ مرچائی پٹی میں محمد نبی صاحب پھل کا ٹھیلا لگاتے تھے، سیب، انار اور دوسرے پھل بیچا کرتے تھے، اسے لوٹ لیا اور ان کا ٹھیلا جلا دیا، نقصان کا اندازہ پینتالیس ہزار کا ہے۔

۷۔ مرچائی پٹی میں رنگ باندھ کے نزدیک تمنے صاحب کے مکان کو لوٹ کر آگ لگا دی۔

۸۔ اکبر راعین، روشن راعین، بھاسر والی اور گورکا (نبیز الرحمٰن) کی سبزی دکان کو لوٹ لیا۔ یہ سب چھوٹے کاروباری تھے، اس لیے انہیں کاروبار دوبارہ شروع کرنے کے لیے سخت پریشانی کا سامنا ہے۔

۹۔ گئوشالہ پر ویدھا تاٹینٹ ہاؤس محمد اصغر انصاری کا ہے، اسے پوری طرح لوٹ لیا، نقصان کا تخمینہ پانچ لاکھ سے زائد کا ہے۔

۱۰۔ یہاں پر محمد سلیم صاحب کی دوکان لوٹی گئی، یہ صاحب بی جے پی کے سرگرم رکن ہیں، لیکن اس ہنگامے میں یہ صاحب بھی نہیں بچ سکے۔

فساد میں سب سے بڑا واقعہ زینل انصاری کا قتل ہے، زینل انصاری شہر سے پانچ کیلومیٹر جانب مغرب بھورہا پنچایت، انہاری تھانہ و بلاک ریگا کے رہنے والے تھے، ۲۰؍اکتوبر ۲۰۱۸ء کو وہ اپنی بہن کے گھر راجو پٹی سے سائکل سے اپنے گھر جارہے تھے، کہ گئوشالہ کے سامنے سڑک پر ان پر پیچھے سے تلوار سے گردن پر وار کیا گیا، گر گئے تو سامنے سے ان کی گردن کاٹ لی اور ایک طرف لے جاکر تیل چھڑک کر آگ لگا دی۔ دو دن تک اس واقعہ کا ایس پی انکار کرتے رہے، لیکن جب دو دن کے بعد نیٹ چالو ہوا جو فساد کی وجہ سے انتظامیہ نے بند کروا دیا تھا، تو سوشل میڈیا پر ساری تصویریں وائرل ہوگئیں، اس تصویر اور ویڈیو کو لے کر زینل انصاری کے صاحبزادہ محمد اخلاق اور ان کے پوتے محمد سہیل (9934537463) نے ملاقات کی تو ایس پی نے اس واقعہ کو مانا اور کلکٹر صاحب کے مشورہ سے زینل انصاری کے جسد خاکی کے باقیات مظفر پور میں دینے کا وعدہ کیا اور شرط لگائی کہ تدفین مظفر پور میں ہی کرنی ہوگی، اس کام کے لیے زینل انصاری کے لواحقین کو انتظامیہ نے مظفر پور پہونچانے کے لیے دو گاڑی کا انتظام کیا، چنانچہ ان کی نماز جنازہ حسب شرائط مدرسہ رشیدیہ میڈیکل کالج میں ہوئی اور وہیں مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی، اس سلسلہ میں ان کے لڑکے نے گمشدگی کا ایف آئی آر درج کرایا تھا، گمشدہ آدمی کی لاش مل جانے کے بعد یہ معاملہ خود بخود دفعہ ۳۰۲؍میں تبدیل ہوجاتا ہے، لیکن ایس پی نے محمد اخلاق اور محمد سہیل پر زور ڈال کر دوسرا ایف آئی آر کروایا، تاکہ اس دردناک واقعہ کو انفرادی حادثہ قرار دے کر فساد سے نہ جوڑا جائے، زینل انصاری کے قتل کے وقت پولیس وہاں پر موجود تھی اور سرکل انسپکٹر بھی تھے، مگر انہوں نے اس حادثہ کو روکنے کے لیے کچھ نہیں کیا، بعد میں ایس پی کی گاڑی پہونچی تو دنگائیوں نے اس پر بھی پتھر بازی کی، اس کی بھی ویڈیو وائرل ہوگئی ہے، وفد سب سے پہلے بھورہا ہی گیا، وہاں جاکر زینل انصاری کے وارثین سے تعزیت کی گئی اور ڈھارس بندھائی گئی۔ ان حضرات کا مطالبہ تھا کہ امارت شرعیہ کی طرف سے ہمیں قانونی مدد فراہم کی جائے، گاؤں کے جو لوگ ہم لوگوں کے جانے سے جمع ہوگئے تھے، انہوں نے ہم سے کہا کہ اس خاندان کو مالی مدد کی بھی ضرورت ہے، اسی گاؤں میں محمد صابر صاحب سے بھی وفد نے ملاقات کی، ان کی عمر پینسٹھ سال کے قریب ہے، ۲۰؍اکتوبر کو یہ کپرول، ڈاکٹر احمد صاحب کے یہاں سے دوا لے کر آرہے تھے کہ اولڈ ایکسچینج روڈ مرچائی پٹی کے پاس ان کے سر پر پیچھے سے ڈنڈے برسائے گئے، چہرہ اور پیٹھ پر بھی لاٹھیاں ماری گئیں، اور جب یہ بے ہوش ہوکر سڑک پر گر پڑے تو حملہ آور فرار ہوگئے تھے، وہاں کوئی بھیڑ نہیں تھی، ان کے چہرے پر داڑھی تھی، اس لیے چند لوگوں نے ان پر حملہ کردیا، بعد میں ویریندر نامی ایک غیر مسلم نے ہی لے جاکر ان کو پنورا ہاسپٹل میں داخل کیا، ان کے سر میں چھتیس ٹانکے ہیں، اور آنکھ کے اوپر چار ٹانکے، پیٹھ کے زخم پر بھی ٹانکے لگے ہیں، یہ غریب خاندان ہے، ان کے لڑکے زبیر انصاری (8130567956,8850964852) تیمارداری کررہے ہیں، حالت اب اچھی ہے، گھر آگئے ہیں، لیکن علاج و معالجہ کے لیے ان کو روپئے کی ضرورت ہے، وفد اس فساد میں زخمی محمد معین الحق انصاری ابن محمد قمر الحق ان کے گاؤں مرزا پور، ڈاکخانہ بشن پور، بلاک ڈمرا، ضلع سیتامڑھی گیا، وہ ۲۰؍اکتوبر ۲۰۱۸ء کو ایک بجے دن میں جانکی مندر والے راستے سے ننیا ٹولی محلّہ سے موٹر سائکل سے گذر رہے تھے، وہاں پر دو ڈھائی سو کی تعداد میں لاٹھی ڈنڈے، تلوار بھالے وغیرہ سے لیس بھیڑ موجود تھی، ان کو دیکھ کر بھیڑ نے آواز لگائی کہ داڑھی والا میاں جارہا ہے، اس کو مارو، پھر کئی لوگ ان پر ٹوٹ پڑے، ان کی موٹر سائکل گلیمر نمبر BR30N9112 کو آگ لگا دی۔ دو غیر مسلم ہی ان کو بچانے کے لیے آگے بڑھے اور وہ پکڑ کر ان کو دوسری طرف لے جارہے تھے کہ پیچھے سے کسی نے ان کی پیٹھ میں چاقو یا بھالا مار دیا، یہ بے ہوش ہوکر گر پڑے، آنکھ کھلی تو مرغیا چک میں ایک ڈاکٹر کے یہاں اپنے آپ کو پایا، معلوم ہوا کہ غیر مسلم میں سے ہی بعض لوگ اٹھا کر ان کو یہاں چھوڑ گئے تھے، دوسرے دن ۲۱؍اکتوبر ۲۰۱۸ء کو اپنے گھر پہونچے، پولیس نے ایف آئی آر درج نہیں کیا، ایس پی کو جب امارت شرعیہ کے وفد کے آنے کی خبر ملی، تو اپا ہرکارہ بھیج کر انہیں بلوایا اور ۳۰؍اکتوبر کو ایف آئی آر درج ہوا، گاؤں کے لوگ اب بھی دہشت میں ہیں، شہر کی طرف آنے جانے سے گھبراتے ہیں، وفد نے اس بات کی تلقین کی کہ احتیاط اچھی چیز ہے، لیکن دہشت کے ماحول سے نکلیے، اس سے دفاعی قوت کمزور پڑتی ہے۔ معین الحق انصاری کا موبائل نمبر 9430855335 ہے۔ (بقیہ صفحہ ۱۰؍پر)